مشہور و معروف مصنف **اشتیاق احمد**

کے سنسنی خیز، ہنگامہ آرا، مزاح اور جاسوسی سے بھرپور

## ناول

### اس ماہ کے ناول

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۹ | خون آلود خنجر | (انسپکٹر جمشید سیریز) | ۶/- |
| ۹۰ | رو بال | ( " " " ) | ۶/- |
| ۲۷ | نیلا دانت | (انسپکٹر کامران مرزا سیریز) | ۶/- |
| ۸ | راج محل | (شوکی سیریز) | ۶/- |

### آئندہ ماہ کے ناول

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۱ | ٹے راٹا | (انسپکٹر جمشید سیریز) | ۶/- |
| ۹۲ | خودکشی کی دعوت | ( " " " ) | ۶/- |
| ۲۸ | چار کروڑ کا ہاتھ | (انسپکٹر کامران مرزا سیریز) | ۶/- |
| ۹ | چھپا مجرم | (شوکی سیریز) | ۶/- |


فون نمبر: ۵۴۲۹۳

مکتبہ اشتیاق راجپوت مارکیٹ اردو بازار، لاہور


www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

# دو باتیں

گھریلو نقاب پوش ـــ نام پڑھ کر آپ میں سے کچھ مسکرائے ہوں گے، کچھ ہنسے بھی ہوں گے اور شاید کچھ نے منہ بھی بنایا ہو گا کہ یہ کیا نام ہوا ـ اس بات سے ثابت ہے کہ پسند اپنی اپنی اور خیال اپنا اپنا۔ لہذا یہ بھی ضروری نہیں کہ میں جو کچھ بھی آپ سب کے لیے لکھوں، وہ آپ سبھی کو پسند بھی آ جائے۔ یہ عین ممکن ہے کہ پڑھنے والوں کی کثیر تعداد میں سے قلیل تعداد کو ناپسند آئے ـ چھوڑیے، یہ چلتا ہی رہتا ہے اور میرے ساتھ کوئی نئی بات نہیں۔ سبھی لوگوں کے ساتھ چلتا ہے، کیونکہ چلتے رہنے کا نام ہی زندگی ہے۔ ہاں رک گیا تو بری بات ہو گی ـ

گھریلو نقاب پوش کی کہانی اگر ہر لمحے نئی کروٹ اور نئی انگڑائی لیتی نظر آئے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو گا کہ آپ بھی کروٹیں بدلنے لگیں گے اور انگڑائیاں لینے لگیں ـ یوں بھی ناول آپ کو اتنی مہلت ہی کہاں دے گا ـ اب باتیں بہت ہو چکیں ـــ گھریلو نقاب پوش کو تلاش کرتے ہیں محمود، فاروق اور فرزانہ کی مدد کیجیے اور اپنی ذہانت کا ثبوت دیجیے ـ

اشتیاق احمد

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

# ترتیب





# عجیب ملاقاتی

انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا — انسپکٹر جمشید، محمود، فاروق اور فرزانہ کی تو بات ہی کیا، بیگم جمشید تک حیران رہ گئیں — ملاقاتی نے ایک ایسی ہی بات کہہ دی تھی۔ وہ اپنے گھر میں شام کی چائے پی رہے تھے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے دروازے کی گھنٹی بجی تو محمود نے اُٹھ کر دروازہ کھولا، چونکہ گھنٹی بجانے کا انداز جانا پہچانا نہیں تھا، اس لیے ان کے درمیان کوئی ہل جل نہیں ہوئی تھی — محمود جب واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک چالیس پینتالیس سالہ آدمی تھا۔ اس کے چہرے پر باریک مونچھیں تھیں، ناک بہت لمبی جسے دیکھ کر طوطے کی یاد آئے — آنکھیں بالکل گول اور سیاہی مائل تھیں — اس کا قد درمیانہ اور جسم پتلا دُبلا —

"ابا جان، یہ سلام ریاضی صاحب ہیں — آپ سے ملاقات کے خواہشمند ہیں — میں انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھانے کی بجائے، ادھر لے آیا ہوں۔" محمود نے گویا تعارف کی رسم ادا کی — ساتھ ہی وہ ملاقاتی کی طرف مڑا —

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"اور جناب ریاضی صاحب، یہ میرے والد، والدہ، بھائی اور بہن ہیں۔"

"السلام علیکم حضرات۔" سلام ریاضی نے پُر اخلاق مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام، تشریف رکھیے جناب۔ محمود، تم نے اچھا کیا، انہیں یہیں لے آئے — ہم انہیں چائے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے آنے کا مقصد بھی معلوم کریں گے — تم بھی بیٹھ جاؤ۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

سلام ریاضی کو چائے پیش کی گئی، جسے اس نے شکریے کے ساتھ قبول کیا — جب وہ چائے کی چسکیاں لگا چکا تو انسپکٹر جمشید بولے:

"ہاں جناب فرمایئے، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"پہلے تو میں یہ بتا دوں جناب کہ میں — آپ لوگوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں — آپ لوگوں کے بارے میں جب بھی اخبارات میں کچھ چھپتا ہے تو اسے اس دلچسپی سے پڑھتا ہوں کہ کیا کوئی جاسوسی ناول بھی پڑھتا ہوگا — جب تک مضمون ختم نہیں ہو جاتا، اس وقت تک سر اوپر نہیں اٹھاتا، چاہے اس دوران مجھے کوئی لاکھ آوازیں دے، فون کی گھنٹی مسلسل بجے، یا کوئی میرے گھر کا دروازہ پیٹے — میں اس وقت ہوش و حواس کی دنیا میں آتا ہوں، جب مضمون ختم ہو جاتا ہے — حالات یہ ہیں کہ میرے کئی دوست مجھ سے بالکل ناراض ہو گئے ہیں — انہوں نے مجھ سے ملنا جلنا بند کر دیا ہے، کیونکہ انہیں مجھ سے یہ شکایت ہے کہ میں ان کے فون کا جواب نہیں دیتا — ان کے لیے اپنے گھر کا دروازہ نہیں کھولتا۔ اگرچہ گھر میں موجود ہوتا ہوں — فون سننے اور دروازہ کھولنے کا کام گھر کے دوسرے افراد کرتے ہیں — میں انہیں سمجھا بجھا کر تھک چکا ہوں کہ دراصل میں حال ہی میں شائع ہونے والے انسپکٹر جمشید کے ایک کیس کی کارروائی پڑھ رہا تھا — لیکن میری اس بات کو سنا ان سنا کر دیا جاتا ہے — گھر کے لوگ بھی مجھ سے ناخوش ہیں — ہر کوئی اکھڑا اکھڑا رہنے لگا ہے؛ حالانکہ انہیں تو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں جان بوجھ کر تو ان کی باتوں کا جواب نہیں دیتا — میں تو کیس کی تفصیل پڑھنے میں مگن ہوتا ہوں، لیکن گھر کے لوگ بھی میری اس بات کو نہیں مانتے — میرا ہم خیال اگر کوئی ہے، تو میرا بڑا بیٹا — وہ مجھ سے بالکل ناراض نہیں — اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ خود بھی آپ کے بارے میں شائع ہونے والی ہر خبر کو اسی جنون سے پڑھتا ہے، جس سے کہ میں — وہ بھی دوسروں کی آواز کا جواب نہیں دیتا — گھنٹی کی آواز سن کر فون کا ریسیور نہیں اٹھاتا یا دروازہ نہیں کھولتا؛ مثلاً وہ میرا ہم خیال نہیں ہوگا تو کون ہوگا، وہ ساتھ نہیں دے گا تو کون دے گا؟"

یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گیا — سب لوگ اس انتظار میں رہے کہ وہ پھر کہنا شروع کرے گا، لیکن جب اس نے کچھ نہ کہا تو انسپکٹر جمشید بولے:

"بس، کیا آپ یہی بات بتانے میرے پاس آئے ہیں؟"

"جی نہیں، یہاں آنے کی تو ایک خاص وجہ ہے، یہ تو تفصیل تھی اس بات کی کہ میرے گھر کے حالات کیا ہیں، میں کس قسم کا آدمی ہوں۔"

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

اُس نے کہا۔

"چلیے، سمجھ میں آگئی بات۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"چند دنوں سے میں اور سب گھر والے ایک عجیب و غریب پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اس پریشانی کا میرے پاس کوئی حل نہیں۔ میں اپنے علاقے کے تھانے میں بھی گیا تھا۔ تھانے دار صاحب تفتیش کے لیے آئے تھے، لیکن کچھ بھی معلوم نہیں کر سکے۔ تنگ آ کر میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری مدد فرمائیں گے۔"

"میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔ آپ اصل بات بتائیے۔" انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔

"بات یہ ہے جناب کہ چند دنوں سے میرے گھر میں ایک نقاب پوش نے اودھم مچا رکھا ہے۔"

"جی، کیا مطلب؟" انسپکٹر جمشید چونک کر بولے۔ محمود، فاروق اور فرزانہ بھی اُسے گھورنے لگے۔

"گھر میں اچانک ایک نقاب پوش نمودار ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک پستول ہوتا ہے، وہ ہمیں ڈراتا ہے۔ دھمکاتا ہے۔ ہاتھ سروں سے بلند کراتا ہے اور پھر جیبوں سے چیزیں نکال لے جاتا ہے۔ سامان توڑ پھوڑ جاتا ہے۔"

"عجیب بات ہے۔" انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"عجیب بات میں نے ابھی آپ کو کہاں بتائی ہے جناب، وہ تو میں



اب بتانے لگا ہوں۔ اس معاملے کی سب سے عجیب بات۔ جی ہاں۔ نقاب پوش دراصل گھر کے افراد میں سے ہی کوئی ایک ہے۔"

"کیا؟" اس مرتبہ ان سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا تھا۔ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ملاقاتی کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔ انسپکٹر جمشید، محمود، فاروق اور فرزانہ کی تو بات ہی کیا، بیگم جمشید تک حیران رہ گئیں۔

⊙

صحن میں چند لمحوں کے لیے خاموشی طاری رہی۔ آخر انسپکٹر جمشید نے سلام ریاضی کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا:

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں جناب؟"

"سونے سے پہلے گھر کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ کھڑکیوں میں پہلے ہی سلاخیں موجود ہیں، چھت کا زینہ بھی بند کر دیا جاتا ہے۔ یوں بھی چھت پر چڑھنے کے لیے لوہے کا کوئی پائپ اوپر تک نہیں آتا۔ ان حالات میں اگر رات کے وقت اچانک کسی کمرے میں کوئی نقاب پوش نمودار ہو جائے اور نقدی وغیرہ چھین کر غائب ہو جائے تو کیا کہا جائے گا، یہی نا کہ گھر کے افراد میں سے ہی کوئی نقاب پوش ہے۔" سلام ریاضی کہتے چلے گئے۔

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"ہوں، لیکن سوال یہ ہے کہ گھر کے کسی فرد کو کیا ضرورت پیش آگئی ایسا کرنے کی — اس کے لیے پہلے تو ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ گھر میں رہتا کون کون ہے — دوسرے یہ کہ ان وارداتوں سے کسی کا مقصد کیا ہے؟"

"مجھے جراب کے ہنگامے والا کیس یاد آرہا ہے۔" فرزانہ گنگنائی۔ محمود، فاروق اور انسپکٹر جمشید نے معنی خیز انداز میں اس کی طرف دیکھ کر سر ہلائے —

"میں نہیں سمجھا، انہوں نے کیا کہا ہے؟" سلام ریاضی کے لہجے میں حد درجے حیرت در آئی —

"لیکن سوال یہ ہے کہ آپ سمجھے کیوں نہیں۔" انسپکٹر جمشید نے عجیب سے لہجے میں کہا —

"جی کیا مطلب؟" سلام ریاضی چونکے —

"ابھی ابھی آپ نے بتایا ہے کہ آپ ہمارے کیسوں کی رپورٹیں بہت غور سے اور والہانہ انداز میں پڑھتے ہیں — یہاں تک کہ آپ فون کی گھنٹی سن کر ریسیور نہیں اٹھاتے — کسی مہمان کے لیے دروازہ کھولنے کے لیے نہیں اُٹھتے، تو ایسی صورت میں کیا آپ نے جراب کا ہنگامہ والا کیس نہیں پڑھا ہوگا۔" انسپکٹر جمشید نے وضاحت کی —

"اوہ، یہ بات ہے — بات دراصل یہ ہے کہ کیس تو میں نے اور میرے بیٹے نے سبھی پڑھے ہیں، لیکن آپ کے کیس ہی اتنے بیشمار



ہیں کہ سب کا یاد رکھنا بہت مشکل ہے — اب مجھے یاد نہیں آرہا کہ جراب والا کیس کون سا تھا، لیکن اگر تھوڑا سا یاد دلا دیا جائے تو ابھی سب کچھ یاد آجائے گا —"

"اس کیس میں آپ کی طرح کے ایک صاحب ہمارے پاس آئے تھے — ان کے گھر میں کوئی دروازوں پر راتوں کو دستک دیا کرتا تھا اور جب دروازہ کھول کر دیکھا جاتا تو دروازے پر جرابیں ٹنگی نظر آتی تھیں — دراصل اس گھر کے دو بچوں نے یہ سارا چکر ہمیں آزمانے کے لیے چلایا تھا — میں سوچ رہی ہوں، یہ کیس بھی بالکل ویسا ہی نظر آتا ہے — وہ دونوں بچے بھی ہمارے کاموں کے بارے میں اخبارات میں پڑھا کرتے تھے۔" فرزانہ نے تفصیل بتائی —

"اب مجھے یاد آگیا — میرے گھر میں میرے اور میرے بیٹے کے علاوہ کسی کو آپ لوگوں کے کارناموں سے کوئی دلچسپی نہیں، میں اپنے بارے میں تو آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں وہ نقاب پوش نہیں ہوں — تاہم روفی کے بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ جراب کا ہنگامہ والے معاملے پر غور کرتا ہوں تو یہ عین ممکن نظر آتا ہے کہ چکر کہیں وہی نہ چلا رہا ہو۔"

"ابھی تک کوئی خاص نقصان تو نہیں ہوا۔"

"جی نہیں، لیکن ہر روز گھر میں ایک نقاب پوش کا نمودار ہونا اور نقدی چھین کر غائب ہو جانا، یہ کس قدر عجیب لگتا ہے، گھر کے سب

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

لوگوں پر ان واقعات کا بہت شدید اثر ہے اور اگر یہ کھیل بند نہ ہوا، تو ہماری تو راتوں کی نیند اڑ جائے گی۔"

"آپ لوگوں میں سے کسی نے نقاب پوش کو پکڑنے کی کوشش نہیں کی؟" محمود نے کچھ سوچ کر کہا۔

"پستول کی موجودگی میں کس میں اتنی ہمت ہے۔"

"کیا آپ میں سے کسی نے پستول کو غور سے دیکھا ہے، وہ نقلی تو نہیں ہے؟" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"پستول بالکل اصلی ہے — یہی تو مصیبت ہے۔ سب سے پہلی مرتبہ جب وہ نمودار ہوا تو اُس نے ایک فائر کر کے بھی دکھایا تھا۔ فائر دیوار پر کیا تھا اور دیوار کا پلستر اکھڑ گیا تھا۔" سلام ریاضی نے بتایا۔

"اس کے بعد تو اس نے فائر نہیں کیا ہوگا؟"

"جی نہیں۔"

"خیر، اب آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"میں سمجھتا ہوں، ہمارے گھر پر یہ عجیب مصیبت آپ لوگوں کی ذات سے دلچسپی رکھنے کی وجہ سے آئی ہے، اس لیے آپ ہی ہمیں اس مصیبت سے نکالیں گے۔"

"اچھی بات ہے، میں آپ کے گھر آ کر جائزہ لوں گا۔"

"کیا آپ انہیں ساتھ نہیں لائیں گے؟" ان کے لہجے میں مایوسی



چونک اُٹھی۔

"آپ کی باتیں سن لینے کے بعد یہ کہاں رکیں گے، یہ بھی ضرور ساتھ ہوں گے۔" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"بہت بہت شکریہ جناب۔" یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"محمود، انہیں دروازے تک چھوڑ آؤ۔" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"جی اچھا۔" وہ بولا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

سلام ریاضی نے جیب سے اپنا کارڈ نکال کر انسپکٹر جمشید کی طرف بڑھا دیا اور ان سے ہاتھ ملانے کے بعد فاروق سے بھی ہاتھ ملایا۔ بیگم جمشید اور فرزانہ کو سر کے اشارے سے سلام کیا اور جانے کے لیے مڑا۔

"ایک منٹ جناب، میں بھی آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔" اچانک فاروق کی آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی — اس دوران وہ بالکل خاموش رہا تھا — سلام ریاضی بھی حیران حیران سا مڑا اور بولا:

"میں تو خود حیران تھا — مسٹر فاروق، کہ آپ اس قدر خاموش کیوں ہیں اور آپ کے بارے میں ہم آج تک جو کچھ پڑھتے رہے ہیں، کیا وہ سب صرف اخبارات کی حد تک ہی ہے؟"

"دراصل میں نے آپ سے کوئی سوال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی — جب ہم آپ کے گھر آئیں گے تو اس وقت ضرور

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

میں آپ کو اپنے زبانی کارنامے دکھاؤں گا — اس وقت تو میں صرف
یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ ریاضی دان ہیں؟"
انسپکٹر جمشید کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی — سلام ریاضی نے
اسے گھور کر دیکھا، پھر بے ساختہ ہنس پڑا —
"بہت خوب، اب مجھے یقین آ گیا کہ آپ کے بارے میں جو
کچھ پڑھتے رہے ہیں، وہ غلط نہیں ہے — ہاں تو آپ کی بات کا
جواب یہ ہے کہ میں ریاضی دان ہرگز نہیں ہوں — یہ تو میرا نام ہے —
سلام ریاضی — دراصل میرے والد صاحب کا نام ریاض احمد تھا — بگڑ کر
ان کا نام ریاضی صاحب ہو گیا؛ چنانچہ انہوں نے میرا نام سلام ریاضی
رکھ دیا — اب عام طور پر مجھے صرف سلام ریاضی کہہ کر پکارا جاتا ہے"
اس نے تفصیل سے جواب دیا —
"بہت بہت شکریہ، اب مجھے یقین آ گیا کہ آپ کا ریاضی سے
کوئی تعلق نہیں، دراصل میں نے یہ سوال بھی ایک خاص وجہ سے کیا
تھا — میری بہن فرزانہ الجبرے میں بہت کمزور ہے۔ میں نے سوچا...."
فاروق کا جملہ درمیان میں رہ گیا — سلام ریاضی کے قہقہے تلے
اس کی آواز دب گئی — اس کے جانے کے بعد فرزانہ فاروق کو کھا
جانے والی نظروں سے گھورنے لگی — پھر اس نے سانپ کی طرح پھنکار
کر کہا —
"آج تم میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکو گے" یہ کہتے ہوئے وہ



کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی — اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں —
"ارے تو کیا تم ابا جان اور امی جان کی موجودگی میں مجھ پر ہاتھ
اٹھاؤ گی — مجھ پر، جو تم سے ایک سال بڑا ہے" فاروق نے بے
یقینی کے عالم میں کہا —
"میرا بھی یہی خیال ہے — مقابلہ یہاں مناسب نہیں رہے گا —
ہمیں اپنے کمرے میں چلنا چاہیے" محمود شریر انداز میں مسکرایا —
"بری بات ہے، آپس میں لڑا نہیں کرتے" بیگم جمشید نے
فرزانہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا —
"لیکن امی جان، یہ بھی دیکھیں کہ فاروق نے ...."
"اوہو، تو میں نے کیا غلط کہہ دیا، کیا تم الجبرے میں کمزور نہیں
ہو — اچھا چلو ابا جان سے فیصلہ لے لو — میری یہ بات کہنے سے
تمہاری بے عزتی ہوئی ہے یا نہیں"
انہوں نے انسپکٹر جمشید کی طرف دیکھا اور پھر چونک اٹھے —
انہوں نے تو شاید ان کی باتیں سنی ہی نہیں تھیں — وہ تو اس کارڈ
کو بری طرح گھور رہے تھے جو سلام ریاضی دے گئے تھے اور ان کی
آنکھوں میں بلا کی حیرت تھی —

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

# نئی کروٹ

"خیر تو ہے ابا جان، اس کارڈ میں آپ کو ایسی کیا بات نظر آ گئی ہے۔" فرزانہ نے پریشان ہو کر کہا۔ ساتھ ہی اس کی بھنچی ہوئی مٹھیاں کھل گئیں — ایسا معلوم ہوا تھا — اس کا غصہ صابن کی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا ہو۔

"سلام ریاضی صاحب نے اپنا مکمل تعارف نہیں کرایا تھا۔ اب ان کا کارڈ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ تھوڑی دیر پہلے یہاں کوئی اہم ہستی بیٹھی تھی۔"

"جی کیا مطلب؟" تینوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"سلام ریاضی صاحب وہ آدمی ہیں جنہوں نے اس ملک کے لیے بے شمار قربانیاں دی ہیں — انگریزوں کے خلاف یہ لڑے — اپنا مال مجاہدوں کے لیے دونوں ہاتھوں سے لٹایا، اپنی زمین تک بیچ کر ان کی نقدی ان کے حوالے کر دی — ملک آزاد ہونے کے بعد بھی لٹ پٹ کر آنے والوں کی خدمت میں دن رات ایک کرتے رہے۔ حکومت نے



ان کی خدمات سے خوش ہو کر انہیں زمین دی — وہ زمین بھی انہوں نے غریبوں میں تقسیم کر دی — اپنے پاس کچھ بھی نہیں رکھا — گزربسر کے لیے صابن بنانے کا کام شروع کیا — شروع میں گھریلو پیمانے پر کام شروع کیا، پھر ایک چھوٹا سا کارخانہ بنا لیا اور اب پورے ملک میں صابن بنانے کا سب سے بڑا کارخانہ ان کا ہے۔" یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔

"لیکن ابا جان، آپ کو ان کا نام سن کر ہی یہ سب باتیں کیوں یاد نہ آ گئیں، کارڈ میں ایسی کون سی بات ہے جس نے یہ باتیں آپ کو یاد دلا دیں۔" فرزانہ نے حیران ہو کر کہا۔

"ان کے کارڈ پر ان کے گھر کے پتے کے ساتھ کارخانے کا نام اور پتا بھی درج ہے — دراصل ان کا نام سلام کارخانے والے مشہور ہو گیا تھا، کیونکہ ملک آزاد ہونے سے پہلے بھی ان کا ایک چھوٹا سا صابن بنانے کا کارخانہ تھا، ان کا اصل نام مجھے معلوم نہیں تھا۔"

"تو پھر آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے — آپ کب ان کے ہاں جائیں گے؟"

"آج ہی — کیا خبر، معاملہ خطرناک ہو — یہ بچوں میں سے کسی کی شرارت نہ ہو۔ یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ اصل پستول اس نقاب پوش کے پاس کہاں سے آ گیا؟"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"تو کیا ہم تیاری کریں؟"

"ہاں، لیکن چونکہ صبح تمہیں سکول جانا ہے، اس لیے ہم صبح سویرے ہی واپس آ جائیں گے۔"

"تو کیا آپ کے خیال میں ہم ایک رات بھر میں ہی معاملہ نبٹا لیں گے۔"

"میں نے یہ نہیں کہا — ہو سکتا ہے ہمیں چند دنوں تک روزانہ رات کے وقت وہاں جانا پڑے۔"

"ویسے ابا جان، مجھے پختہ یقین ہے کہ سارا چکر ان کا بیٹا روفی چلا رہا ہے۔" فاروق بولا۔

"لیکن یہ ضروری نہیں کہ تمہارے پختہ یقین کی ہماری نظروں میں کوئی اہمیت بھی ہو۔" فرزانہ نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

"تم تو مجھ پر یونہی ادھار کھاتے بیٹھی ہو۔" فاروق نے بھنا کر کہا۔

"ہائیں فرزانہ، تم نے ادھار کھانا بھی شروع کر دیا۔" محمود نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"تم دونوں کا تو چل گیا ہے دماغ، اور جن کا دماغ چل جائے ان سے بات بھی نہیں کرنی چاہیے۔" فرزانہ بولی۔

"چلو ٹھیک ہے، نہ کرو بات — ہم کوئی مرے نہیں جا رہے۔" محمود نے کہا۔



"یہ تم نے کیا بڑی بوڑھیوں کی طرح جھگڑنا شروع کر دیا۔ ایک ...ان نے تمہیں پکارا ہے اور تم بیٹھے آپس میں لڑ رہے ہو۔" ...شید نے تلملا کر کہا۔

"واقعی، یہ بات تو ٹھیک نہیں۔" انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر ان ...ید کی: "تمہیں تو چاہیے، جلدی سے تیار ہو جاؤ۔"

ٹھیک آدھ گھنٹے بعد جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا اور وہ ... فارغ ہو چکے تھے، وہ کار میں بیٹھے سلام ریاضی کی کوٹھی ... کر رہے تھے — کوٹھی نہایت شاندار تھی — تھی بھی دو منزلہ ... ایک اونچی چار دیواری تھی — چار دیواری اور کوٹھی کے درمیان ...تھا، جس کے درخت انہیں باہر سے ہی نظر آ گئے اور انہی درختوں ...ہوں نے باغ کا اندازہ لگایا — محمود نے حسب معمول آگے بڑھ کر ... پر لگے گھنٹی کے بٹن پر انگلی رکھ دی — ادھر فاروق نے مسکرا ...:

... دروازے کھولنا اور دروازوں کی گھنٹیاں بجانا بھی بس محمود پر ...ہے — کیا غضب کی گھنٹی بجاتا ہے اور کس خوب صورت انداز سے ... کھولتا ہے۔"

انسپکٹر جمشید مسکرا کر رہ گئے — فرزانہ نے بُرا سا منہ بنایا اور ... کی طرف دیکھنے لگی — محمود نے بھی فاروق کے الفاظ سن لیے تھے۔ ...کر پلٹنا چاہتا تھا کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی آتا نظر آیا — پھاٹک کے

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

دوسری طرف سے اس کا صرف چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ پھاٹک کے
اوپر والے حصے میں لمبی لمبی نوکیلی سلاخیں لگی تھیں تاکہ کوئی اس
پر سے چڑھ کر دوسری طرف نہ پھلانگ سکے۔ ان سلاخوں کی لمبائی چار
دیواری تک چلی گئی تھی۔ چار دیواری درختوں سے قدرے کم تھی۔ بغیر
سیڑھی یا کسی مدد کے اس پر چڑھنا تقریباً ناممکن تھا۔

"حفاظتی انتظامات تو اچھے ہیں۔" فرزانہ بولی۔

"ہاں، شاید اسی لیے مجرم نے باہر سے آنے کی کوشش نہیں
کی، اندر ہی پیدا ہو گیا ہے۔" فاروق بولا۔

"ابھی اسے ہم مجرم نہیں کہہ سکتے، وہ گھر کا فرد ہے اور اس
نے ابھی تک کوئی سنگین حرکت نہیں کی۔" فرزانہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو میں کونسی اسے فردِ جرم پڑھ کر سنا بیٹھا ہوں۔ تم ہر بات
میں کاٹ کھانے کو کیوں دوڑتی ہو۔"

اسی وقت پھاٹک کھل گیا۔ ادھیڑ عمر آدمی نے ان پر تعجب
بھری نظر ڈالی اور پھر بولا:

"جی فرمائیے آپ کو کس سے ملنا ہے؟"

"سلام ریاضی صاحب سے، انہوں نے ہمیں یہاں آنے کی دعوت
دی ہے۔"

"اوہو، آپ انسپکٹر جمشید ہیں کیا؟" اس نے چونک کر کہا۔

"آپ ٹھیک سمجھے۔"



"اندر تشریف لے آئیے۔ ویسے انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ شاید
کل کسی وقت آپ لوگ آئیں گے۔ میں اس گھر کا ملازم عظیم ہوں۔"

"جی، دراصل ہم کل کا کام آج پر نہیں ڈالتے۔" فاروق نے
فوراً کہا۔

"کیا مطلب؟" ملازم نے چونک کر کہا۔

"حیرت ہے، آپ اس سیدھے سادے جملے کا مطلب نہیں سمجھے۔"
فاروق نے کہا۔

"فاروق، تم نے جملہ الٹ بولا ہے۔" انسپکٹر جمشید کاٹنے کے
انداز میں بولے۔

"اوہ معاف کیجیے گا عظیم صاحب، مجھے یقین ہے، آپ ضرور
معاف کر دیں گے۔ کیونکہ عظیم لوگ دوسروں کو معاف کرتے ہیں۔ بڑے
فراخ دل ہوتے ہیں۔"

"کوئی بات نہیں جناب۔" عظیم نے اسے عجیب سی نظروں سے
دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ پھاٹک سے گزر کر روش پر چلنے لگے۔ اب انہوں نے
دیکھا، کوٹھی کے چاروں طرف شاندار اور گھنا باغ تھا۔ اس میں نہ صرف
انواع و اقسام کے درخت تھے، بلکہ بے شمار رنگوں کے پھولوں کے پودے
بھی لہلہا رہے تھے۔

انہوں نے باغ کی سیر کے لیے بے چینی سی محسوس کی۔ لیکن

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

فی الحال تو انہیں ملازم کے پیچھے چلنا تھا جو انہیں ڈرائنگ روم میں یا پھر سلام ریاضی کے کمرے میں پہنچانے والا تھا۔

"ویسے جناب عظیم صاحب، اس نقاب پوش کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" محمود نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"جی، کونسے نقاب پوش کے بارے میں" عظیم نے بُری طرح چونک کر کہا اور وہ حیران رہ گئے۔ کیونکہ انہیں اس کی امید ہرگز نہیں تھی کہ اس سوال پر اس گھر کا کوئی فرد چونک بھی سکتا ہے۔

"وہی نقاب پوش جو کوٹھی میں اچانک نمودار ہوتا ہے اور نقدی وغیرہ چھین لے جاتا ہے۔"

"یہ بات آپ کو سلام صاحب نے بتائی ہے بھئی" اس کے لہجے میں سوال تھا۔

"ہاں" انسپکٹر جمشید بھی عظیم کو گھورنے لگے۔

"لیکن گھر میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟" انسپکٹر جمشید کے منہ سے نکلا۔

"مطلب یہ کہ گھر کے کسی بھی آدمی نے اس نقاب پوش کو نہیں دیکھا۔ بس سلام ریاضی صاحب ہی کو وہ نقاب پوش نظر آتا ہے۔ گھر کے سب لوگوں کا خیال ہے کہ سلام صاحب کو وہم ہو گیا ہے اور وہم کا علاج تو آپ کو معلوم ہی ہے، لقمان حکیم کے پاس بھی نہیں تھا۔"



عظیم نے کہا۔

ان کی حیرت بڑھ گئی۔ معاملہ اور ہی کروٹ لے رہا تھا۔

○

عظیم کے یہ الفاظ سن کر وہ ٹھٹک کر رک گئے تھے عظیم کو بھی رکنا پڑا اور وہ ان کے آگے بڑھنے کے انتظار میں ان کی طرف دیکھنے لگا۔

"لیکن مسٹر عظیم، سلام ریاضی صاحب کا کہنا ہے کہ نقاب پوش کے ہاتھ میں ایک بالکل اصلی پستول ہوتا ہے۔ اس پستول سے اس نے ایک بار فائر بھی کیا تھا اور دیوار کا پلستر اُتر گیا تھا" محمود نے اعتراض کیا۔

"میں نے کہا نا، سلام صاحب کو وہم ہو گیا ہے۔ سب لوگ ان کی ہاں میں ہاں ملانا چاہتے ہیں۔ سلام صاحب اگر رات کو دن کہتے ہیں تو باقی سب لوگ بھی رات کو دن ہی کہتے ہیں۔ ان سے یہ نہیں کہتے کہ نہیں جناب اس وقت دن نہیں رات ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے" عظیم نے کہا۔

"تو پھر پلستر والی بات کی کیا وجہ بیان کریں گے آپ؟" انسپکٹر جمشید نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"ہاں میں ہاں ملانے والوں میں سے ایک نے ضرورت سے
زیادہ ہاں ملادی — اس نے ایک صبح سلام صاحب کو جا کر بتا دیا
کہ رات نقاب پوش اسے نظر آیا تھا، بلکہ اس نے تو فائر بھی کیا
تھا دیوار پر، اور دیوار کا پلستر بھی اُتر گیا تھا — سلام صاحب اس
کے ساتھ کمرے تک گئے اور انہوں نے دیکھا، پلستر واقعی اُترا ہوا
تھا — اس روز انہیں اور بھی یقین ہو گیا کہ گھر میں ضرور کوئی شخص
ایسا ہے جو نقاب پوش بن کر گھر کے لوگوں کو ڈراتا اور دھمکاتا
ہے، بلکہ نقدی بھی چھین لے جاتا ہے۔" عظیم بتاتا چلا گیا۔

"میں سمجھ گیا — سوال یہ ہے کہ باقی سب لوگ ایسا کیوں کرتے
ہیں — سلام صاحب سے صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ انہوں
نے آج تک کسی نقاب پوش کو نہیں دیکھا۔"

"اس طرح سلام صاحب ناراض ہو جاتے ہیں اور ان کی ناراضی
مول لینے پر گھر کا کوئی فرد تیار نہیں سوائے ان کے ملازموں کے۔"

"کیا مطلب؟" انسپکٹر جمشید اس کے الفاظ سن کر زور سے
چونکے —

"ملازم لوگ سلام صاحب کے سچے ہمدرد ہیں، جب کہ ان
کے تمام رشتے دار یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سلام صاحب مر جائیں یا
پاگل ہو جائیں، انہیں پاگل خانے بھیج دیا جائے اور ان کے بعد
ان کی دولت سے خوب عیش کریں — اس دولت سے جو انہوں نے اپنا



خون پسینہ ایک کر کے پیدا کی ہے — آج یہ سب لوگ اس دولت پر
نظریں جمائے بیٹھے ہیں۔"

"تو کیا ملازموں کو ان کی دولت سے کوئی حصہ نہیں ملے گا؟"

"ضرور ملے گا، لیکن وہ اس حصے کی بجائے سلام صاحب
کی صحت اور زندگی چاہتے ہیں، کیونکہ ان کے بعد ان کے ملازموں
کو اس گھر میں کوئی بھی ٹکنے نہیں دے گا — سب اپنی پسند کے
ملازم رکھنا پسند کریں گے۔" عظیم نے جواب دیا —

"گویا کوٹھی میں بہت سے لوگ موجود ہیں؟"

"جی ہاں، سلام صاحب کے عزیزوں اور رشتے داروں کی تعداد
کافی ہے اور یہ سب ان کی دولت دیکھ کر ان کے گرد جمع ہوئے ہیں۔"

"لیکن بھئی، ان کے تو اپنے بیوی بچے موجود ہیں — ان حالات
میں دوسروں کو بھلا کیا مل سکے گا؟"

"ان کی دولت بے اندازہ ہے — وہ اپنے تمام عزیزوں اور
رشتے داروں کے لیے وصیت لکھوا چکے ہیں۔"

"وصیت لکھوا چکے ہیں؟ یعنی سب کے حصے کا اعلان کر چکے ہیں۔"
انسپکٹر جمشید کے لہجے میں حیرت تھی —

"جی ہاں، آپ ٹھیک سمجھے۔" اُس نے کہا —

"گویا انہوں نے وصیت کسی سے چھپائی بھی نہیں۔" انسپکٹر جمشید
نے کہا —

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"جی نہیں، ہمارے خیال میں بھی انہوں نے سب سے بڑی غلطی کی ہے — اگر وہ وصیت کے بارے میں کسی کو نہ بتاتے تو لوگ ان کی موت کے خواہش مند نہ ہوتے — اس صورت میں ان سب کو یہ بات معلوم ہوتی کہ اگر سلام صاحب کا انتقال ہوگیا تو تمام دولت ان کے بیوی بچوں کو مل جائے گی؛ لہذا وہ کیوں ان کی موت کا انتظار کرتے — لیکن انہوں نے کیا یہ کہ وکیل کو بلوا کر سب کے سامنے اپنی وصیت لکھوادی — اپنی دولت میں سے سبھی کو حصہ دیا — یہاں تک کہ ہم ملازموں کو بھی محروم نہیں رکھا۔"

"آپ کو کافی معلومات حاصل ہیں — آپ سے اور بھی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں — خیر، پہلے ہمیں سلام صاحب تک لے چلیے — آپ سے ہم پھر ملاقات کریں گے۔"

"بہتر — آئیے۔" اس نے کہا۔

وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے — محمود کو نہ جانے کیا خیال آیا — اس نے چلتے چلتے کہا۔

"مسٹر عظیم، ان صاحب کا کیا نام ہے، جنہوں نے اپنے کمرے کی دیوار کا پلستر اکھڑا ہوا دکھایا تھا؟"

"وہ سلام ریاضی صاحب کے چھوٹے بھائی احسان ریاضی ہیں۔" اُس نے کہا۔



"ہیلو عظیم، تم انہیں میرے بارے میں کیا بتا رہے ہو؟" اچانک سامنے سے آواز آئی — انہوں نے دیکھا، لمبے قد کا ایک نوجوان عظیم کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

# پستول کی گولی

"ج — جی ۔ کچھ بھی نہیں جناب — میں تو آپ کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتا رہا — آپ انہی سے پوچھ لیجیے — یہ انسپکٹر جمشید صاحب ہیں اور یہ محمود، فاروق اور فرزانہ صاحبان ہیں۔" عظیم نے گڑبڑا کر کہا —

"اوہو، تو یہ آپ لوگ ہیں — آپ لوگ تو ہمارے گھر میں پہلے ہی موجود رہتے ہیں — ہاں، تو یہ عظیم کا بچہ آپ کو کیا بتا رہا تھا میرے بارے میں۔"

"کوئی خاص بات نہیں — اس کا کہنا ہے کہ آپ کو بھی وہ نقاب پوش نظر آچکا ہے اور اس نے آپ کے کمرے کی دیوار پر فائر بھی کیا تھا — دیوار کا پلستر بھی اُتر گیا تھا۔"

"ہاں، یہ ٹھیک ہے — لیکن عظیم کو کوئی حق نہیں پہنچتا، یہ سب کچھ آپ کو بتلانے کا، جب کہ میں موجود ہوں — آج میں بھائی جان سے کہہ کر اسے ضرور ملازمت سے چھٹی دلا دوں گا ہاں۔"



"ارے ارے جناب، میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔"

"تم، میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں — خیر، میں تم سے سمجھ لوں گا — آیئے جناب، پہلے آپ لوگ میرے کمرے میں ہی چلیے۔ ذرا دیکھیے اس اکھڑے ہوئے پلستر والی دیوار کو — آپ لوگوں کو تو یہ معلوم ہوگا کہ گولی لگنے سے کسی دیوار کا پلستر کس طرح اُترتا ہے۔ اور کوئی اور چیز لگنے سے کس طرح؟"

"ہاں، ہم ایک نظر میں ہی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔" انسپکٹر جمشید فوراً بولے۔

"تو ہو جائے پھر پہلے میرے کمرے کا معائنہ۔" احسان ریاضی نے گویا دعوت دی —

انسپکٹر جمشید نے تینوں پر ایک نظر ڈالی — عظیم کو بھی دیکھا — اس کے چہرے پر بیزاری کے آثار تھے — جب کہ محمود، فاروق اور فرزانہ سلام ریاضی تک پہنچنے سے پہلے احسان ریاضی کے کمرے کی دیوار دیکھ لینا چاہتے تھے؛ چنانچہ انہوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے، آیئے۔"

وہ احسان ریاضی کے کمرے کی طرف چل پڑے — عظیم بُرے بُرے منہ بنا رہا تھا — انہوں نے دیکھا، کوٹھی بالکل مربع شکل کی تھی — بیچوں بیچ ایک برآمدہ تھا — اس کے دونوں طرف کمرے تھے اور ان سب کمروں کے دروازے برآمدے میں کھلتے تھے اور

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

سب کی کھڑکیاں باغ میں — دوسری منزل پر بھی کمروں کی ترتیب یہی تھی — برآمدے کے آخری سرے پر لوہے کا ایک زینہ اوپر جا رہا تھا — اوپر جا کر زینہ دو شاخوں میں تقسیم ہو گیا تھا — دائیں طرف والے کمروں کے لیے الگ دروازہ تھا اور بائیں طرف کے لیے الگ۔

نچلی منزل میں برآمدے کے بائیں طرف آخری سے پہلا کمرہ احسان ریاضی کا تھا — وہ انہیں باہر رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے اندر داخل ہو گیا — پھر اس کی آواز سنائی دی —

"آجائیے جناب"

وہ کمرے میں داخل ہوئے — انہوں نے دیکھا، احسان ریاضی ایک نیلی آنکھوں والی عورت کے ساتھ ان کا استقبال کرنے کے انداز میں کھڑا تھا — عظیم بھی اُن کے ساتھ کمرے میں چلا آیا تھا — اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر نیلی آنکھوں والی عورت نے بُرا سا منہ بنایا —

"تمہاری یہاں کیا ضرورت؟" اس نے تیوری پر بل ڈال کر کہا۔

"میں مہمانوں کو سلام صاحب کے کمرے میں لے جا رہا تھا کہ احسان صاحب انہیں اس طرف لے آئے؛ گویا میرا کام ابھی ختم نہیں ہوا۔" عظیم نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو پھر باہر ٹھہر کر انتظار کرو۔" عورت نے کہا۔

"جی اچھا" عظیم نے کہا اور کمرے سے نکل گیا —



محمود، فاروق اور فرزانہ کو اس عورت پر بہت غصہ آیا — یوں بھی نیلی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ہوشیار ہو جاتے تھے —

"یہ مشتری بیگم ہیں، میری بیوی۔" احسان ریاضی نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اور بیگم، یہ لوگ انسپکٹر جمشید، محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں۔"

"اوہو، میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ اس دنیا کے جیتے جاگتے انسان ہوں گے — میرا خیال تو یہ تھا کہ یہ فرضی لوگ ہوں گے۔"

"انسان کا ہر خیال درست نہیں ہوتا۔" فاروق نے جلے بھنے انداز میں کہا —

"بیگم، یہ لوگ ہماری دیوار کا پلستر دیکھنے آئے ہیں۔"

"اوہ، ضرور دیکھیے۔" اس نے کہا —

انسپکٹر جمشید اس کے کہنے سے پہلے ہی دیوار کی طرف متوجہ ہو چکے تھے — محمود، فاروق اور فرزانہ نے بھی ان کا ساتھ دیا — انہوں نے دیکھا، پلستر واقعی کچھ اس طرح اکھڑا ہوا تھا کہ کچھ گولی کا ہی کارنامہ نظر آ رہا تھا — انسپکٹر جمشید اس حصے کو بغور دیکھتے ہوئے بڑبڑائے —

"گولی کا ہی کام نظر آتا ہے — اوہو، یہ سوراخ کیسا ہے — محمود، ذرا اپنا چاقو نکالنا۔"

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

محمود کو دوسروں کے سامنے جوتے کی ایڑی میں سے چاقو نکالنا پسند
نہیں تھا — لیکن اس وقت مجبوراً نکالنا پڑا — انسپکٹر جمشید چاقو کی
مدد سے اس سوراخ کو بڑا کرنے لگے۔ احسان ریاضی اور ان کی
بیگم حیرت زدہ انداز میں ان کی کارروائی دیکھنے لگے۔ چند منٹ
تک ان کا ہاتھ مسلسل حرکت کرتا رہا — پھر اچانک ان کے منہ
حیرت میں ڈوبی سیٹی کی آواز نکلی :

"اوہو، یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی انہوں اینٹوں کے ذرات کے ساتھ نیچے
گرنے والی کوئی چیز چٹکی سے اٹھالی — پھر اسے ہتھیلی پر رکھ کر
ان کے سامنے کر دیا — انہوں نے دیکھا، وہ پستول کی گولی تھی —

○

"یہ، یہ تو گولی ہے۔" محمود ہکلایا —

"تو اباجان نے کب کہا ہے کہ یہ توپ ہے۔" فاروق بول
پڑا —

"اب تو آپ کو یقین آ گیا کہ میرا بیان بالکل سچ ہے —
میں نے واقعی اس نقاب پوش کو دیکھ لیا تھا اور اس نے دیوار
پر فائر بھی کیا تھا۔"



"ہاں، اب اس میں کوئی شک کیسے ہو سکتا ہے۔" انسپکٹر جمشید
بولے اور پھر دروازے کی طرف مڑتے ہوئے بولے ۔

"آؤ بھئی چلیں، عظیم باہر ہمارا انتظار کر رہا ہوگا۔"

"جی ہاں چلیے۔" فرزانہ سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں
بولی —

چاروں باہر نکلے — عظیم غمگین سا دروازے پر کھڑا تھا —

"مسٹر عظیم، تمہارا خیال غلط نکلا۔"

"جی، کیا مطلب ؟" اس نے چونک کر کہا —

"اکھڑے ہوئے پلستر میں سے پستول کی ایک گولی نکلی ہے۔
وہ دیوار میں دھنسی ہوئی تھی — میں نے اسے چاقو کی مدد سے
نکالا ہے۔"

"اوہ۔" عظیم دھک سے رہ گیا — اس کی آنکھیں حیرت سے
پھیل گئیں —

"کیا اب بھی تم یہی کہو گے کہ سلام ریاضی صاحب کو وہم
ہو گیا ہے۔"

"نہیں، میں کچھ بھی نہیں کہوں گا — خدا جانے یہاں کیا ہو
رہا ہے یا کیا ہونے والا ہے۔" اس نے کانپتی آواز میں کہا۔

"کیا ہونے والا ہے، یہ کیوں کہا تم نے ؟"

"اگر اس گھر میں واقعی کوئی نقاب پوش موجود ہے تو پھر

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ضرور کچھ ہونے والا ہے۔" عظیم نے کہا۔

"ہوں، خیر چلو۔ پہلے سلام ریاضی صاحب سے تو مل لیں۔"

برآمدے کے آخر میں دائیں ہاتھ والا کمرہ سلام ریاضی کا تھا۔ عظیم نے انگلی سے تین بار دستک دی۔ فوراً ہی اندر سے آواز آئی:

"کیا بات ہے عظیم؟"

"جناب، انسپکٹر جمشید اور ان کے بچے آپ سے ملاقات کے لیے آئے ہیں۔"

"ارے۔" اندر سے حیرت زدہ آواز آئی۔ اور پھر دروازہ فوراً ہی کھل گیا۔ سلام ریاضی کی صورت دکھائی دی۔

"میرا تو خیال تھا کہ آپ کل کسی وقت آئیں گے۔" ان کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی۔

"جی ہاں، خیال تو ہمارا بھی یہی تھا۔ مگر کبھی کبھی ہمارا خیال بھی غلط ہو جاتا ہے۔" فاروق نے مسمسی صورت بنا کر کہا۔

"کیا مطلب؟ مگر نہیں پہلے اندر تو تشریف لے آئیے۔" انہوں نے راستہ دیتے ہوئے کہا۔

وہ اندر داخل ہوئے۔ کمرہ بہترین طرز پر سجا ہوا تھا۔ ہر چیز سے دولت مندی کا اظہار ہو رہا تھا۔ سلام ریاضی اس وقت کمرے میں تنہا نہیں تھے۔ اٹھارہ انیس سال کا ایک لڑکا بھی ان کے



ساتھ تھا۔ یہ ایک لمبے قد کا لڑکا تھا۔ چہرے مہرے سے کافی شوخ نظر آتا تھا۔ سلام ریاضی نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"یہی وہ میرا بیٹا ہے، جس کے بارے میں میں نے بتایا تھا۔ اس کا نام رؤف سلام ہے، لیکن گھر میں سب اسے روفی کہتے ہیں۔ اور بیٹے، آج تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خوشی پوری ہو رہی ہے۔ انسپکٹر جمشید اور ان کے بچوں سے ملو۔"

"خدایا، میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ان لوگوں سے ان حالات میں ملاقات ہو گی۔" یہ کہہ کر وہ بے تابانہ انداز میں آگے بڑھا اور نہایت گرمجوشی سے ان سے ہاتھ ملانے لگا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ عظیم ابھی تک کمرے میں موجود تھا۔

"سلام صاحب، یہاں آتے ہی ہمیں دو ایک عجیب و غریب باتیں معلوم ہوئی ہیں۔"

"ضرور معلوم ہوئی ہوں گی۔ ان دنوں یہ گھر ہے ہی عجیب و غریب باتوں کی لپیٹ میں۔" سلام ریاضی کی بجائے ان کے بیٹے روفی نے کہا۔

"کیا مطلب؟" انسپکٹر جمشید نے انجان بن کر پوچھا۔

"عظیم نے آپ کو بتایا ہو گا کہ میرے ابا جان کو وہم ہو گیا

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ہے۔ گھر میں کوئی نقاب پوش ووش نہیں ہے، جب کہ ابا جان
آپ کے گھر آپ کو یہ بتانے گئے تھے کہ ان دنوں گھر میں ایک
نقاب پوش اچانک نمودار ہوتا ہے اور نقدی وغیرہ چھین کر لے
جاتا ہے۔"

"جی ہاں، بات تو کچھ ایسی ہی ہے۔" وہ بولے: "عظیم کا
کہنا ہے کہ اس گھر کے لوگ آپ کی دولت حاصل کرنے کے
خواب دیکھ رہے ہیں۔ جب کہ یہاں آتے ہی ان کی بات غلط
ثابت ہوگئی ہے۔"

"جی، کیا مطلب؟" سلام ریاضی نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے چھوٹے بھائی احسان صاحب کے کمرے کی دیوار کا
جو پلستر اکھڑا ہوا تھا، وہ پستول کی گولی سے ہی اکھڑا تھا۔" انسپکٹر
جمشید بولے۔

"یہ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ؟" روفی بولا۔

"اس طرح ۔" یہ کہہ کر انہوں نے اپنی ہتھیلی ان کے سامنے
کر دی۔ ہتھیلی پر دیوار سے نکلنے والی گولی موجود تھی۔

"یہ کیا ہے؟ سلام ریاضی صاحب نے حیران ہو کر کہا۔ روفی
کی نظریں بھی گولی پر جم گئیں۔

"یہ پستول کی ایک گولی ہے، اسے ہم نے دیوار سے نکالا
ہے۔"



"اوہ۔" دونوں کے منہ سے نکلا۔

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان عورت
اندر داخل ہوتے ہوئے بولی:

"روفی، تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ اپنے کمرے میں جا کر
پڑھو۔ کتنی بار کہہ چکی ہوں، اپنے ابو کو پریشان نہ کیا کرو۔"

روفی نے کوئی جواب دینے کی بجائے منہ دوسری طرف پھیر
لیا اور ہونٹ نفرت سے سکوڑ لیے۔

"آؤ، بیگم آؤ۔ ان لوگوں سے ملو۔ یہ انسپکٹر جمشید اور ان
کے بچے ہیں۔"

"اوہ، تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہمارے گھر کا سکون
چھین رکھا ہے اور جو اب گھر کے لیے ایک نقاب پوش کا ہوّا بھی
کھڑا کر چکے ہیں۔"

"نقاب پوش کا ہوّا، بھئی واہ، یہ تو کسی ناول کا نام بھی ہو
سکتا ہے۔" فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"روفی، تم نے سنا نہیں۔" عورت نے روفی کو ڈانٹا۔

"میں اپنے ابا جان کے کمرے میں موجود ہوں اور جس وقت
تک چاہوں موجود رہ سکتا ہوں۔ آپ مجھے یہاں سے نہیں نکال
سکتیں، ہاں اگر ڈیڈی کہیں تو میں فوراً کمرے سے نکل جاؤں گا۔"

"روفی بیٹے، اپنی امی سے اس لہجے میں بات نہیں کیا کرتے۔"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

سلام ریاضی نے نرم آواز میں کہا۔

"آپ تو جانتے ہیں ڈیڈی کہ یہ میری امی نہیں ہیں۔ یہ روزی اور زیب عالم کی امی ہیں۔" رونی نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں بیٹے، یہ تمہاری بھی امی ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔" رونی نے پیر پٹخ کر کہا۔ اور پھر جھلاتے ہوئے انداز میں کمرے سے نکل گیا۔

"معاف کیجیے گا جناب، رونی بہت جذباتی لڑکا ہے۔ مریم میری دوسری بیوی ہیں۔ میری پہلی بیوی فوت ہو گئی تھی۔ اس وقت رونی صرف چار سال کا تھا۔ اس کی تربیت کے خیال سے ہی میں نے مریم سے شادی کی۔ لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی رونی انہیں اپنی ماں کی جگہ نہیں دے سکا۔ اس میں قصور مریم کا بھی ہے۔ یہ اسے ماں کا پیار نہیں دے سکیں۔" سلام ریاضی نے بتایا۔

"جی ہاں، آپ تو میرا ہی قصور بتائیں گے۔" مریم نے بھنا کر کہا۔

"خیر، چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ وقت ان باتوں کا نہیں۔" سلام ریاضی نے انسپکٹر جمشید اور ان تینوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں پھر آپ سے بات کروں گی۔ پہلے آپ مہمانوں سے بات چیت کر لیں۔" مریم نے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔



"سب سے پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ گھر میں کل کتنے افراد ہیں اور کون کون؟" انسپکٹر جمشید نے بات شروع کی۔

"ایک تو آپ کے سامنے میں ہی موجود ہوں۔ دوسرا رونی جو میری پہلی بیوی سے ہے۔ مریم اور اس کے دو بچے روزی اور زیب عالم۔ میرا چھوٹا بھائی احسان اور اس کی بیوی توقیر احسان، ان کے علاوہ ایک میرا بھتیجا ہے۔ میری مرحوم بہن کا بیٹا۔ اس کا باپ بھی فوت ہو چکا ہے : میں اسے یہیں لے آیا ہوں۔ اس کا نام نادر کریم ہے۔ آوارہ مزاج ہے۔ میں اس کی اصلاح کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ لیکن ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ دراصل میری بہن نے مرتے وقت کہا تھا کہ میں اس کے بیٹے کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے دوں۔ لہذا اب اس کی جائز اور ناجائز خواہشات پوری کرنے پر مجبور ہوں اور وہ بھی اس مجبوری کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ لہذا مقررہ جیب خرچ کے علاوہ بھی پیسوں کا مطالبہ کرتا رہتا ہے۔" یہاں تک کہہ کر سلام ریاضی صاحب خاموش ہو گئے۔

"بس کل یہی افراد ہیں؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"ان کے علاوہ چار ملازم ہیں۔ عظیم سے تو آپ مل ہی چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ڈرائیور ہے، اس کا نام جہاں خان ہے، پٹھان ہے۔ ڈرائیوری کے علاوہ گھر کی دیکھ بھال بھی

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

کرتا ہے — ایک باورچی ہے، اس کا نام نورالدین ہے — مالی کا نام
صابر ہے "

" تو پھر عظیم کیا کرتا ہے؟"

" عظیم کا کام ہے، مہمانوں کا استقبال کرنا — ان کی آؤ
بھگت کرنا — اور دوسرے ملازموں کو میری ہدایات پہنچانا" انہوں
نے کہا —

" بہت خوب — اب آپ نقاب پوش کا حلیہ بتائیے — اس کا
قد، جسامت اور لباس "

" اس کا قد قدرے لمبا، جسم پتلا دبلا — وہ سر سے پیر تک
سیاہ لباس میں ملبوس ہوتا ہے — دائیں ہاتھ میں پستول رکھتا ہے "

" کیا اس کی آواز سن کر بھی آپ نہیں جان سکے کہ نقاب
کے پیچھے کون ہے؟"

" میرا خیال ہے، وہ آواز بدل کر بولتا ہے — عظیم، تم
نورالدین سے کہہ آؤ، کھانا میز پر لگا دے "

" جی بہتر " عظیم نے کہا اور کمرے سے چلا گیا —

" کیا میں آپ کو آپ کے ملازم کا خیال بتا دوں" انسپکٹر جمشید
نے اس کے قدموں کی آواز دور ہوتے محسوس کرنے کے بعد کہا —

" میں جانتا ہوں — اس نے کہا ہوگا کہ مجھے وہم ہو گیا ہے،
لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس گولی کے برآمد ہونے کے



بعد آپ کیا کہتے ہیں؟"

" میرا خیال ہے، آپ کو وہم نہیں ہوا — اس گھر میں ضرور
کوئی گڑبڑ ہے — میں نے سنا ہے، آپ نے اپنی وصیت بھی وکیل
صاحب کو لکھوا دی ہے اور کوئی بات گھر کے کسی فرد سے چھپائی
بھی نہیں "

" آپ نے ٹھیک سنا ہے — دراصل میں نے یہ کام ڈاکٹر
کے مشورے کے بعد کیا ہے" انہوں نے کہا —

" ڈاکٹر کے مشورے کے بعد، کیا مطلب؟" انسپکٹر جمشید حیران
ہو کر بولے۔

" پچھلے دنوں مجھے دل کا دورہ پڑا تھا — میرے ذاتی ڈاکٹر
نے اچھی طرح میرا معائنہ کیا تھا اور اس نے مجھے جو ہدایات دیں،
ان سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ میری زندگی کا کوئی بھروسا
نہیں — دوسرے یہ کہ ڈاکٹر نے مجھ سے چھپا کر گھر کے لوگوں کو
بھی کچھ ہدایات دی تھیں — میں نہیں جانتا، وہ ہدایات کیا ہیں۔
لیکن اس کے بعد میں نے یہی مناسب خیال کیا کہ اپنی وصیت
لکھوا دوں "

" خیر، آپ مجھے یہ بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے کیا وصیت
لکھوائی ہے "

" جی ہاں، کیوں نہیں — میں نے اپنی کل دولت کے کل چار

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

حصے کیے ہیں — پہلا حصہ میرے بیٹے روفی کو ملے گا — دوسرا حصہ
روزی، زیب عالم اور ان کی ماں کو ملے گا — تیسرا حصہ میرے بھائی
اس کی بیوی اور بھتیجے کو ملے گا — چوتھے حصے میں سے تین
چوتھائی کسی مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں دیا جائے گا — بقیہ ایک
میرے ملازموں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔" یہاں تک کہہ کر سلام
ریاضی خاموش ہو گئے۔

اسی وقت کھانے کی گھنٹی بجی اور سلام ریاضی نے ان سے
کہا:

"اب ہم کھانے کی میز پر چلتے ہیں۔ بقیہ لوگوں سے آپ کا
تعارف میز پر ہی ہو جائے گا۔"

اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے —



# شاندار نتیجہ

کھانے کی میز بہت لمبی چوڑی تھی — برتن بہت قیمتی تھے۔
اور میز پر تین چار قسم کا کھانا لگایا گیا تھا۔ باورچی نورالدین
کھانا لگانے کے بعد الگ ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا — اس کے
علاوہ کمرے میں گھر کے سبھی افراد موجود تھے؛ البتہ ملازم نہیں
تھے —

"آپ لوگ آج انسپکٹر جمشید اور ان کے بچوں کے ساتھ کھانا
کھا رہے ہیں۔" سلام ریاضی نے نئے انداز سے تعارف کرایا۔

"بہت خوشی ہوئی جناب، آپ لوگوں سے مل کر۔" ملی جلی
آوازیں ابھریں —

"شکریہ۔" ان کے منہ سے بھی ایک ساتھ نکلا۔

"اور جناب، یہ روزی اور زیب عالم ہیں۔ یہ نادر کریم ہے
میرا بھتیجا — باقی لوگوں سے آپ کی ملاقات ہو ہی چکی ہے۔"

"جی ہاں۔" انسپکٹر جمشید بولے —

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

روزی سولہ سترہ سال کی سانولے رنگ کی لڑکی تھی، لیکن اس کی آنکھوں میں بہت تیز اور شریر چمک تھی — اس کے برعکس زیب علیم بہت شرمیلا اور پتلا دُبلا سا لڑکا تھا — نادر کریم کا حلیہ آج کل کے غنڈوں ایسا تھا، بال بے تحاشا بڑھے ہوئے — قمیص لمبی، مونچھیں لمبی — اور لباس بھی کاؤبوائے ٹائپ — کھانے کے بعد انسپکٹر جمشید نے قدرے بلند آواز میں کہا:

"آپ لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔ دراصل ہمیں سلام ریاضی صاحب نے یہاں آنے کی دعوت دی ہے، کیونکہ ان دنوں وہ ایک نقاب پوش کی وجہ سے بہت پریشان ہیں — ہم یہ معلوم کرنے کی غرض سے آئے ہیں کہ وہ نقاب پوش کون ہے؟ کیا چاہتا ہے! آپ لوگوں کو معلوم ہی ہے کہ نقاب پوش دراصل گھر کے افراد میں سے ہی کوئی ایک ہے۔"

کوئی کچھ نہ بولا — سب ٹکر ٹکر انسپکٹر جمشید کو دیکھتے رہے۔ آخر انہوں نے ہی پھر کہا:

"اچھا، کیا آپ لوگ بتا سکتے ہیں کہ آپ میں سے اب تک کون کون اس نقاب پوش کو دیکھ چکا ہے؟"

"میں دیکھ چکا ہوں۔" احسان ریاضی نے ہاتھ ہلایا۔

"آپ کے بارے میں تو خیر ہمیں معلوم ہی ہے۔ آپ کی تو دیوار میں سے گولی بھی ہم نکال چکے ہیں — کوئی اور صاحب



جن کی ملاقات ہمارے نقاب پوش سے ہو چکی ہو۔"

"جی ہاں، میں نے بھی اسے دیکھا ہے۔" احسان ریاضی کی بیوی فوقیہ احسان نے کہا۔

"آپ نے تو خیر احسان صاحب کے ساتھ ہی دیکھا ہوگا۔"

"جی نہیں، میرے ساتھ علیحدگی میں یہ واقعہ پیش آ چکا ہے۔"

"اچھی بات ہے، کوئی اور — جنہوں نے نقاب پوش کو دیکھا ہو۔"

"میں بھی دیکھ چکا ہوں۔" نادر کریم نے کہا۔

"بس، یا کوئی اور بھی ایسا ہے؟"

کوئی کچھ نہ بولا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ان لوگوں کے علاوہ نقاب پوش سے اور کسی کی ملاقات نہیں ہوئی — آخر انسپکٹر جمشید بولے:

"بہت خوب، میں نے سُنا ہے کہ نقاب پوش سر سے پیر تک سیاہ کپڑوں میں ملبوس ہوتا ہے — لہذا آپ سب لوگ اسی میز پر تشریف رکھیں — ہم آپ سب کے کمروں کی تلاشی لیں گے اور جس کمرے سے بھی نقاب پوش کے کپڑے مل گئے، ہم اسی کو نقاب پوش تسلیم کر لیں گے اور پھر اس سے معلوم کریں گے کہ اس کا ان حرکات سے کیا تعلق ہے۔"

"کیا مطلب؟" کئی حیرت زدہ آوازیں اُبھریں۔

"دیکھیے نا، نقاب پوش کا تعلق صرف گھر سے ہے۔ وہ باہر سے

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

تو آتا نہیں؛ لہذا وہ سیاہ کپڑے گھر میں ہی کہیں چھپا کر رکھتا ہوگا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ کسی دوسرے کے کمرے میں نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ کسی دوسرے کو کپڑے نظر آئیں گے تو وہ چیخ اٹھے گا کہ کسی نے اس کے کمرے میں وہ کپڑے رکھ دیے؛ لہذا وہ اپنے کمرے میں ہی رکھ سکتا ہے، یا پھر کسی اور جگہ جہاں کسی کی نظر نہ پڑ سکے۔ سب سے پہلے تو ہمیں وہ کپڑے تلاش کرنا ہیں۔ یہ اگر کسی کے کمرے سے مل جاتے ہیں تو کیا ہی بات ہے، اگر کسی اور جگہ سے ملے تو ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکیں گے کہ وہ وہاں کس نے چھپائے ہیں۔"

یہاں تک کہہ کر انسپکٹر جمشید خاموش ہو گئے۔ سب سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

آخر نادر کریم نے خاموشی کے سینے پر چوٹ لگائی:

"کیا یہ مناسب ہوگا جناب، کیا سب لوگ اس طرح تلاشی دینا منظور کر لیں گے۔"

"کیوں، اس میں کیا حرج ہے۔ میرا خیال ہے، پورے گھر میں سے اگر کسی کو اعتراض ہو سکتا ہے تو صرف اور صرف نقاب پوش کو۔"

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، کوئی اعتراض نہیں ہے۔" سب نے بلند آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے: اگر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے، تو پھر مجھے بھی کیوں ہونے لگا۔" نادر کریم نے جلدی سے کہا۔



"آپ سب لوگ یہیں بیٹھیں گے۔ کوئی بھی یہاں سے اٹھ کر نہیں جائے گا۔ سلام صاحب! آپ ان کے ساتھ موجود رہیں گے اور ہماری واپسی پر یہ ضمانت دیں گے کہ یہاں سے کوئی بھی اٹھ کر نہیں گیا۔"

"اچھی بات ہے۔"

"نورالدین صاحب تو یہاں موجود ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ بقیہ تین ملازموں کو بھی یہیں بلا لیں۔" انھوں نے کہا۔

"جی اچھا۔"

تھوڑی دیر بعد عظیم، جہاں خاں اور صابر بھی اسی کمرے میں نظر آئے۔ انسپکٹر جمشید، محمود، فاروق اور فرزانہ کو ساتھ لے کر باہر نکل آئے۔

"ہم چاروں الگ الگ ایک ایک کمرے کی تلاشی لیں گے، تاکہ کم سے کم وقت صرف ہو۔ ایک ترتیب سے شروع ہو جاؤ۔"

"کیا آپ کے خیال میں ہم وہ سیاہ لباس تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

"ضروری نہیں اور یہ ناممکن بھی نہیں۔ ہمیں اپنا کام کرنا ہے اور اس فکر سے بے نیاز ہو کر کرنا ہے کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔"

انھوں نے کہا اور خود احسان ریاضی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

ابھی تک انہیں صرف احسان ریاضی اور سلام ریاضی کے ہی کمروں کا پتا تھا۔ باقی لوگوں کے کمروں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

تھا۔ لہذا محمود، فاروق اور فرزانہ بھی برآمدے کے سب سے پہلے تین کمروں میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح انہوں نے پہلے نچلی منزل کے کمرے دیکھ ڈالے اور پھر اوپر والی منزل کے کمرے بھی ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔ احسان ریاضی کے بعد انسپکٹر جمشید نے سلام ریاضی کا کمرہ بھی خود دیکھا تھا۔

آدھ گھنٹے بعد جب وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تو ان کے چہروں پر ناکامی صاف دیکھی جا سکتی تھی۔ انسپکٹر جمشید نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"افسوس! کسی بھی کمرے سے سیاہ لباس نہیں مل سکا، نہ ہی کوئی اور چیز ملی جس سے موجودہ حالات پر کوئی روشنی پڑ سکے۔"

"تو کیا اب ہمیں اجازت ہے؟" نادر کریم نے جلدی سے پوچھا۔

"ہاں، آپ لوگ اپنے کمروں میں جا سکتے ہیں۔"

سب ایک ساتھ اُٹھے اور کمرے کے دروازے سے نکل گئے۔ انسپکٹر جمشید، محمود، فاروق اور فرزانہ کے علاوہ وہاں صرف سلام ریاضی رہ گئے۔

"اب آپ لوگوں کا کیا پروگرام ہے؟" انہوں نے پوچھا۔

"اگر آپ پسند کریں تو ہم رات یہیں گزارنا چاہتے ہیں۔"

"بڑی خوشی سے۔ میرے لیے بھلا اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔" انہوں نے خوش ہو کر کہا، پھر بولے:



"میں ابھی عظیم کو ہدایات دیتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ بھی اٹھے اور باہر چلے گئے۔

اچانک ایک چیخ کوٹھی میں گونج اٹھی۔ چیخ لرزہ خیز تھی۔ اس سے خوف اور دہشت ٹپک رہی تھی۔ چاروں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا، اور پھر دوڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔ گھر کے باقی لوگ بھی اپنے کمرے سے نکل رہے تھے۔

○

"یہ۔ یہ کون چیخا تھا؟" روفی نے بوکھلائی ہوئی آواز میں کہا۔

"مع۔ معلوم نہیں۔" نادر کریم ہکلایا۔

"میرا خیال ہے، آواز کسی عورت کی تھی۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

سب نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر روزی نے چیخ کر کہا:

"ارے، میری امی کہاں ہیں؟" پھر وہ بے تحاشا برآمدے کے آخری سرے کی طرف دوڑی۔ زیب عالم نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ دونوں دوڑتے ہوئے سلام ریاضی کے ساتھ والے کمرے میں گھس گئے۔ اور سب لوگوں نے ان کی بھی چیخیں سنیں۔

"اوہو، کیا مصیبت آگئی ہے۔" سلام ریاضی نے جھلا کر کہا اور وہ بھی اس طرف لپکے۔ باقی لوگوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ کمرے

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

کے دروازے پر پہنچ کر وہ سب ٹھٹک کر رک گئے۔ انہوں نے دیکھا، مریم بیگم فرش پر چت پڑی تھیں۔ روزی اور جہاں زیب خوفزدہ انداز میں منہ کھولے اس کے سرہانے کھڑے تھے۔ انسپکٹر جمشید تیزی سے آگے بڑھے اور مریم پر جھک گئے۔ انہوں نے دیکھا، وہ صرف بے ہوش تھی۔ جسم پر زخم کا کوئی نشان بھی نہیں تھا۔ پانی کے چھینٹے مارنے پر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا ہوا مریم؟" سلام ربانی نے بے تابانہ لہجے میں کہا۔

"وہ، وہ نقاب پوش۔"

"کیا؟" ان سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"ہاں، وہ کمرے میں گھس آیا تھا۔ پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس پر نظر پڑتے ہی میری چیخ نکل گئی اور پھر میں بے ہوش ہو گئی۔"

انسپکٹر جمشید نے تیزی سے تمام لوگوں پر نظریں دوڑائیں۔ انہوں نے دیکھا، وہاں سبھی موجود تھے، کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھا۔

"حیرت ہے، نقاب پوش اتنی جلدی کس طرح کپڑے اتار کر سب لوگوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔" ان کے منہ سے نکلا۔

"لیکن ابا جان، میرے خیال میں اسے اتنا موقع حاصل تھا۔ مریم صاحبہ کے چیخ پڑنے کے بعد وہ کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں گھس گیا ہوگا۔ اس کے بعد سب لوگ اپنے اپنے کمروں سے نکل آئے۔



لیکن اس وقت یہ ہوش کسے تھا کہ نقاب پوش ابھی اپنے کمرے سے نہیں نکلا۔ وہ تو اس وقت باس تبدیل کر رہا تھا۔ پھر روزی صاحبہ اور ان کے بھائی نے اپنی امی کی غیر حاضری محسوس کی اور ان کے کمرے کی طرف دوڑ پڑے۔ بعد میں سب لوگ اس طرف لپکے تھے۔ میرا خیال ہے، اس وقت نقاب پوش سب لوگوں میں شامل ہو گیا۔" فرزانہ نے اپنا خیال تفصیل سے پیش کیا۔

اس کی بات سن کر انسپکٹر جمشید عجیب سے انداز میں مسکرائے۔ ان کی مسکراہٹ نے نہ صرف فرزانہ کو، بلکہ محمود اور فاروق کو بھی بے چین کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتے، انہوں نے خود ہی کہا:

"اگر تمہارے خیال کو درست مان لیا جائے تو اس سے ایک بہت شاندار نتیجہ نکلتا ہے۔"

"جی کیا مطلب؟ کونسا نتیجہ؟" فرزانہ نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔ دوسرے لوگ بھی انہیں گھورنے لگے۔

"یہ کہ...." وہ رک رک کر اور مسکرا مسکرا کر کہنے لگے:

نقاب پوش نچلی منزل والوں میں سے کوئی ایک ہے۔"

"اوہ۔" سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

"اب دیکھنا یہ ہے کہ نچلی منزل کے کمروں میں کون کون رہتا ہے۔ سلام صاحب، آپ ذرا تفصیل بتائیں۔"

"ایک کمرہ تو خود میرے پاس ہے، ایک کمرہ اپنے سامان اور

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

کپڑوں کے لیے بیگم نے الگ بھی لے رکھا ہے۔ اس وقت یہ اسی کمرے میں ہیں۔ ایک کمرہ میرے دو بچوں کے پاس ہے۔ دو کمرے احسان اور ان کی بیگم کے ہیں۔ چھٹا کمرہ ڈرائنگ روم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ نچلی منزل کی تفصیل تو یہی ہے اوپر والی منزل کا ایک کمرہ روفی کا ہے۔ دوسرا نادر کریم کا۔ تیسرا کمرہ گودام کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ چوتھے کمرے کو میں نے اپنی لائبریری بنا رکھا ہے۔ پانچواں کمرہ زیب عالم کا ہے۔ لیکن یہ ابھی اپنی بہن کے کمرے میں ہی سوتا ہے۔ ذرا چھوٹا ہے نا۔ چھٹا کمرہ خالی پڑا ہے۔ گودام، لائبریری اور چھٹے کمرے میں آپ تالے لگے ہوئے دیکھ چکے ہوں گے؛ گویا اس وقت گھر کے افراد کے استعمال میں صرف دس کمرے ہیں۔ دو کمرے مستقل طور پر خالی پڑے رہتے ہیں۔ ملازموں کے لیے باغ میں چار کوارٹر بنائے گئے ہیں۔" سلام ریاضی نے تفصیل بتائی۔ "ہم ابھی ان تین کمروں کی تلاشی نہیں لے سکے اور چاروں کوارٹروں کی؛ لہٰذا یہ کام بھی کرنا ہوگا۔ کیا آپ اوپر والے تین کمروں کی چابیاں عنایت فرمائیں گے۔"

"ضرور، کیوں نہیں؟"

"ویسے ابا جان، میں یہ سمجھتا ہوں کہ فرزانہ کا خیال غلط ہے۔" فاروق بول پڑا۔

"چلو، تم اپنا درست خیال بتا دو۔" فرزانہ نے منہ بنایا۔



"میں سمجھتا ہوں کہ نقاب پوش کو اتنا موقع نہیں تھا۔ کوئی شخص اتنی جلدی لباس تبدیل نہیں کر سکتا۔"

"غلط بالکل غلط۔ اسے لباس تبدیل نہیں کرنا تھا، بلکہ اپنے لباس کے اوپر اوڑھے ہوئے سیاہ کپڑے اتار پھینکنے تھے اور اس میں اتنی دیر نہیں لگ سکتی۔" محمود نے انکار میں سر ہلایا۔

"خیر، دیکھیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے۔ آؤ ذرا ہم اوپر نظر ڈال لیں۔"

انہوں نے چابیاں لیں اور سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اوپر والی منزل کے دو کمرے وہ پہلے ہی دیکھ چکے تھے۔ دو کمرے ویسے ہی خالی پڑے تھے۔ گویا خاص طور پر انہیں صرف دو کمرے دیکھنے تھے۔ ایک لائبریری دوسرا گودام۔ پہلے انہوں نے لائبریری کا تالہ کھولا اور اندر داخل ہوئے۔ وہ سلام ریاضی کا کتابوں کا مجموعہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ یہاں بہت قیمتی کتابوں کے سیٹ بھی موجود تھے۔ تاریخِ اسلام کے کئی مصنفوں کے مکمل سیٹ قرینے سے لگے ہوئے تھے اور بھی کئی موضوعات پر کتابیں نظر آئیں۔ لیکن اس وقت وہ یہاں لائبریری نہیں، کمرہ دیکھنے آئے تھے۔ یہ سوچ کر آئے تھے کہ کہیں نقاب پوش اس کمرے کو تو استعمال میں نہیں لاتا۔

انہوں نے لائبریری کی ایک ایک چیز دیکھی، لیکن اس قسم کے کوئی آثار نظر نہیں آئے، جن سے یہ رائے قائم کی جا سکتی کہ کمرہ

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

نقاب پوش کے استعمال میں آتا ہے۔ آخر وہ باہر نکل آئے ۔ تالہ لگا کر گودام کے دروازے پر آئے ۔ گودام میں بے شمار چیزیں بے ترتیبی سے پڑی تھیں۔ انہوں نے پورے کمرے کو غور سے دیکھنا شروع کیا ۔ یہاں لکڑی اور لوہے کا ٹوٹا پھوٹا سامان بھی ڈھیر کر دیا گیا تھا ۔ ایک طرح سے یہ صرف گودام ہی نہیں، کباڑ خانہ بھی تھا۔ گھر کی بے کار چیزیں یہاں لا کر ڈال دی جاتی تھیں۔ ٹوٹی پھوٹی کرسیاں، میزیں، لوہے کے چند اوزار، ہتھوڑا، پیچ کس، لوہا کاٹنے والی آری وغیرہ بھی ایک کونے میں نظر آئے ؛ تاہم اس سامان میں بھی انہیں سیاہ کپڑے کہیں نہیں ملے۔ آخر مایوس ہو کر وہ باہر نکل آئے ۔

"کیوں نہ ہم ان خالی کمروں پر بھی نظر ڈال لیں ۔ کیا خبر نقاب پوش ان میں سے کسی کمرے کو استعمال کرتا ہو۔" فرزانہ نے خیال ظاہر کیا ۔

"ٹھیک ہے۔" انسپکٹر جمشید بولے ۔

دونوں خالی کمرے ساتھ ساتھ تھے۔ انہوں نے ایک کا تالا کھولا اور اندر داخل ہو گئے ۔ یہ دیکھ کر ان کی حیرت بڑھی کہ کمرہ بالکل صاف ستھرا تھا ۔ اس میں گرد و غبار نام کی کوئی چیز نہیں تھی، وہ جائزہ بس چیز کا لیتے ؛ چنانچہ باہر نکل آئے اور دوسرے کمرے کا تالا کھولا یہ کمرہ بھی بالکل صاف نظر آیا ۔ یہ عجیب بات تھی ۔ یہاں بھی کچھ



تھا۔ آخر وہ باہر نکل آئے اور زینے کی طرف بڑھے ۔ زینے کے دائیں بائیں انہیں بالکونیاں نظر آئیں ۔

"ٹھہرو بھئی، ہم نے ان بالکونیوں کو تو دیکھا ہی نہیں۔" انسپکٹر جمشید چونکے ۔ اور دائیں طرف والی بالکونی کی طرف بڑھے ۔ بالکونی بہت تنگ تھی ۔ بس ایک وقت میں ایک آدمی چل سکتا تھا۔ وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے بالکونی کے آخری سرے تک آئے ۔ تینوں کمروں کی کھڑکیاں اس بالکونی میں کھلتی تھیں، لیکن ان کھڑکیوں کا خیال تو ان کے ذہنوں سے اسی وقت نکل گیا تھا، جب انہیں یہ معلوم ہوا تھا کہ ان میں سلاخیں لگی ہوئی ہیں ۔ بالکونی میں انہیں کھڑکیوں کی سلاخیں بھی نظر آئیں ۔ بالکونی پر البتہ انہیں گرد کی ہلکی سی تہہ نظر آئی اور اس تہہ پر قدموں کے چند نشان بھی تھے۔ لیکن یہ کوئی ایسی عجیب بات نہیں تھی۔ روفی یا نادر کریم آخر ان بالکونیوں میں آ جا ہی سکتے تھے۔ کوئی پابندی تو تھی نہیں ؛ گویا انہیں کوئی سراغ نہ مل سکا ۔ تھک ہار کر وہ نیچے اتر آئے ۔ سب لوگ صحن میں ان کے منتظر تھے ۔

"کوٹھی کی صفائی کس کے ذمے ہے؟" نیچے آتے ہی انسپکٹر جمشید نے سوال کیا ۔

"ایک خاکروبہ صبح شام آتی ہے اور صفائی کر کے چلی جاتی ہے۔"

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"کیا وہ ان خالی کمروں کو بھی صاف کرتی ہے؟"

"ہاں۔"

"اور کیا وہ روزانہ ان کمروں کو صاف کرتی ہے؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"ہاں۔" سلام ریاضی نے حیران ہو کر کہا، پھر بولے: "کیا اس میں کوئی عجیب بات ہے؟"

"نہیں، یونہی پوچھ رہا ہوں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ابھی تک ہم لوگ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔"

تھوڑی دیر بعد وہ اوپر والے دو کمروں میں سے ایک میں بیٹھے تھے۔ ان کے لیے خالی کمرہ اور جہاں زیب کا کمرہ تیار کر دیے گئے تھے۔ ہر کمرے کے ساتھ غسل خانہ تھا۔ غسلخانے اگر مشترکہ ہوتے تو وہ ان کے بارے میں بھی غور کرتے۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے ہم کوئی خاص بات نظر انداز کر رہے ہیں۔" انسپکٹر جمشید سوچ میں گم لہجے میں بولے۔

"تو ہم ابھی سوچ کے سمندر میں غوطے لگا دیتے ہیں۔ یاد آ ہی جائے گی بات۔" فرزانہ نے جلدی سے کہا۔

"ہاں، ٹھیک ہے۔ ذہنوں پر زور دو۔ بھلا ہم کیا بات بھول رہے ہیں۔"

وہ واقعی سوچ میں گم ہو گئے۔ آخر محمود نے سر اوپر اٹھایا



اور بولا:

"ابا جان، ہمیں ابھی تک یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب نے گھر کے لوگوں کو کیا ہدایات دی تھیں۔"

"ویری گڈ، یہ بات بھی بہت اہم ہے اور ہمیں معلوم کرنی چاہیے، لیکن میرا خیال ہے، وہ خاص بات کوئی اور ہی ہے۔"

"ہم نے اب تک سرونٹ کوارٹرز کو نہیں دیکھا بھالا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ نقاب پوش چاروں ملازموں میں سے کوئی ایک ہو۔"

"خدایا رحم، یہ خاص بات تو ہمارے پیچھے ہاتھ دھو کر ہی پڑتی نظر آتی ہے۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"عظیم نے کہا تھا، سلام ریاضی صاحب کو وہم ہو گیا ہے۔" فرزانہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔

محمود اور فاروق نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔

"تو پھر اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"کہیں اس کا خیال تو درست نہیں۔"

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سلام ریاضی صاحب کے علاوہ ان کے بھائی احسان، بھتیجے نادر کریم اور خود سلام ریاضی کی بیگم مریم صاحبہ کو بھی نقاب پوش نظر آ چکا ہے۔ اتنے بہت سے آدمیوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی وہم کس طرح ہو سکتا ہے؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"تو پھر وہ اپنے کپڑے کہاں رکھتا ہے — ہم نے پوری کوٹھی تو دیکھ ڈالی ہے۔"

"اس نے کوئی نہ کوئی ٹھکانا تو ایسا بنا ہی رکھا ہوگا جہاں وہ سیاہ کپڑے چھپاتا ہوگا۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"سوال یہ ہے — وہ چاہتا کیا ہے؟" فاروق نے تنگ آ کر کہا —

"گڈ، میں بہت دیر سے تم میں سے کسی کی طرف سے اس سوال کا انتظار کر رہا تھا۔" انسپکٹر جمشید خوش ہو کر بولے۔

"ارے، تو آپ نے پہلے کیوں نہ بتایا ابا جان، میں آپ کو انتظار کی زحمت ہی نہ دیتا۔" فاروق نے بھی خوش ہو کر کہا —

"ہاں، تو اس سوال کا تم لوگوں کے پاس کیا جواب ہے، نقاب پوش کیا چاہتا ہے؟"

"یہ تو ابا جان وہی بہتر بتا سکتا ہے۔" فاروق شریر لہجے میں بولا —

"جی ہاں، کیونکہ اس کی عقل تو چلی گئی ہے گھاس چرنے۔" فرزانہ نے جلے بھنے لہجے میں کہا —

فاروق یہ سن کر مسکرایا اور بولا:

"چلو، تو تم بتا دو — تمہاری عقل تو گھاس کھا کر واپس آ گئی ہے۔"



"بھئی چھوڑو، میں اس وقت بہت سنجیدہ موڈ میں ہوں، میں سوچ رہا ہوں، نقاب پوش کہیں اس نقاب کی آڑ میں سلام ریاضی کو تو ختم نہیں کرنا چاہتا؟"

"تو کیا نقاب پوش کے ارادے یہ ہیں۔" محمود چونکا —

"یہ ارادہ بھی ہو سکتا ہے۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"اوہو، تب تو ہمیں ہوشیار ہو جانا چاہیے۔" فرزانہ بولی۔

"لیجیے، گویا ہم ہوشیار ہی نہیں ہیں۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"آؤ، پہلے تو ہم ذرا سرونٹ کوارٹرز پر نظر ڈال لیں اور ان سے ایک ایک دو دو سوال بھی کر لیں، ویسے تو میرا خیال ہے سلام ریاضی کو اپنے ملازموں میں سے کسی پر کوئی شک نہیں ہے، کیونکہ انہوں نے اپنی جائیداد میں سے انہیں بھی حصہ دیا ہے اور یہ ملازم لگتے بھی ہیں پرانے، لیکن کیا خبر اپنا حصہ جلد حاصل کرنے کے لالچ میں کوئی ملازم یہ شرارتیں کرنے پر اتر آیا ہو۔"

ابھی وہ اٹھ بھی نہیں پائے تھے کہ روفی بوکھلائے ہوئے انداز میں دستک دیے بغیر ان کے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا — اس نے لرزتی آواز میں کہا:

"وہ — وہ ڈیڈی کو دل کا دورہ پڑا ہے، وہ آپ کو بلا رہے ہیں۔"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

# بالکونی میں

سب لوگ سلام ریاضی صاحب کے کمرے میں پہنچ چکے تھے — سلام ریاضی اپنے بستر پر تھے — ان کے دونوں ہاتھ دل پر تھے۔ چہرے پر زلزلے کے آثار طاری تھے — انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ بڑی مشکل سے بولے:

" خدا کا شکر ہے کہ آپ یہاں موجود ہیں — وکیل صاحب اور ڈاکٹر صاحب کو فون کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ بھی آتے ہی ہوں گے۔ خدا جانے میں اس دورے سے بچ سکوں یا نہیں۔ اگر میں مر گیا تو انسپکٹر صاحب یہ بات نوٹ کر لیں، میری جائیداد میں سے اس نقاب پوش کو کچھ نہ ملے۔ پہلے آپ اس کا کھوج لگائیں گے اور اسے قانون کے حوالے کریں گے — اس کے بعد وکیل صاحب جائیداد کی تقسیم کا اعلان کریں گے — اس سے پہلے نہیں — میں نہیں چاہتا کہ مجھے بستر مرگ تک پہنچانے والا میری دولت میں کھیلے — وہ نقاب پوش ہی مجھے اس حال تک پہنچانے کا سبب بنا ہے " یہاں تک کہہ کر سلام ریاضی خاموش ہو گئے۔



" ایسی باتیں نہ کیجیے ڈیڈی، آپ ٹھیک ہو جائیں گے " روزی نے روتے ہوئے کہا —

" ہمیں آپ کی دولت نہیں، آپ کی زندگی عزیز ہے ڈیڈی " روزی بولی —

" آپ نہ ہوں گے تو یہ دولت ہمارے کس کام آئے گی بھائی جان " احسان ریاضی کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے —

مریم خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی، جہاں زیب ہچکیاں لے رہا تھا — نادر کریم کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا — اس کی آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں تھا — نہ ہی اس نے منہ سے کچھ کہا — یہی حال احسان ریاضی کی بیوی فوقیہ کا تھا — چاروں ملازم بھی ایک کونے میں سہمے کھڑے تھے —

اسی وقت قدموں کی آواز گونجی — ان کی نظریں دروازے کی طرف اٹھ گئیں — انہوں نے دیکھا، ڈاکٹر اور وکیل اکٹھے ہی چلے آ رہے تھے — ڈاکٹر کا چہرہ سلام ریاضی کی حالت دیکھ کر ست گیا — اس نے جلدی جلدی معائنہ کیا — ایک انجکشن دیا اور چند گولیاں انہیں کھلائیں۔ جلد ہی سلام ریاضی گہری نیند سو رہے تھے۔ انہیں سوتا پا کر ڈاکٹر صاحب نے ناخوش گوار لہجے میں کہا:

" میں نے آپ سب لوگوں کو یہ ہدایات دی تھیں کہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہونے دی جائے — کوئی فکر والی بات انہیں نہ بتائی

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

جائے ۔ کسی قسم کا خوف ان کے قریب نہ پھٹکنے دیا جائے ۔ اسی
صورت میں یہ دل کے دوسرے دورے سے بچے رہ سکتے ہیں، لیکن
میرا خیال ہے کہ میری ہدایات پر عمل نہیں کیا گیا ۔"

"سب لوگوں نے آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا ہے ۔
سوائے ایک کے ۔" احسان ریاضی نے دکھ بھرے لہجے میں کہا ۔

"کیا مطلب ؟" ڈاکٹر صاحب چونکے ۔ "کون ہے وہ، جس نے
میری ہدایات پر عمل نہیں کیا ؟"

"یہی تو مصیبت ہے، ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے ۔"

"میں سمجھا نہیں احسان صاحب، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ؟" ڈاکٹر
صاحب کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی ۔

اس پر انہیں نقاب پوش کے بارے میں بتایا گیا ۔ آخر میں
احسان ریاضی نے کہا:

"اور اس نقاب پوش نے شاید آپ کی ہدایات سن کر ہی
جنم لیا ہے ۔ یہ کس قدر مصیبت کی بات ہے کہ ہم میں سے ایک
وہ نقاب پوش ہے ۔"

"تب پھر سب لوگوں کو اس گھر سے چلے جانا چاہیے ۔ انہیں اس
نقاب پوش سے بچانے کا یہی طریقہ رہ گیا ہے ۔"

"لیکن ڈاکٹر صاحب، انہیں تنہا بھی تو نہیں چھوڑا جا سکتا ۔" وکیل
صاحب نے اعتراض کیا ۔



"میں نے یہ کب کہا ۔ ان کے پاس ان کی بیوی اور تینوں
بچے رہ سکتے ہیں ۔"

"لیکن آپ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ان کی بیوی اور
بچوں میں سے کوئی نقاب پوش نہیں ہو سکتا ۔" انسپکٹر جمشید مسکرائے ۔

"کیا مطلب ؟ آپ کون ہیں ؟"

"مجھے انسپکٹر جمشید کہتے ہیں اور یہ میرے بچے ہیں ۔ ہم سلام
صاحب کی دعوت پر اس نقاب پوش کو بے نقاب کرنے کے ارادے
سے آئے ہیں ۔"

"تو کیا آپ ان کی بیگم اور بچوں کو بھی شک کی نظروں سے
دیکھتے ہیں ۔" وکیل صاحب کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی ۔

"سراغرسانی کے پیشے میں سب سے بڑا اصول ہی یہی ہے
کہ کسی کو بھی شک سے بری نہ سمجھا جائے ۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ سلام صاحب کو سب لوگوں کے
درمیان ہی رہنا پڑے گا ۔ اور ان سب میں ایک ان کی جان کا
دشمن بھی موجود ہے ۔ انسپکٹر صاحب، اس بات کو نوٹ کر لیں کہ
تیسرا دورہ جان لیوا ہوگا ۔ ان کا دل بہت نازک ہو چکا ہے ۔"

"پھر آپ ہی بتائیے، ان حالات میں کیا کیا جا سکتا ہے اگر
آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے بیوی اور بچوں میں کوئی بھی نقاب پوش
نہیں ہو سکتا، تو آپ باقی لوگوں کو ان کے پاس سے ضرور ہٹا دیں ۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

میں اعتراض نہیں کروں گا۔"

"خیر، اس کا فیصلہ ہم ان کے جاگنے پر کریں گے اور صبح سے پہلے اب یہ ہوش میں نہیں آئیں گے۔"

"کیا آپ تمام رات ان کے کمرے میں ٹھہریں گے؟" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"ہاں، مجھے یہ کرنا ہوگا۔"

"اور میں بھی ٹھہروں گا، کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے مجھے تو ان سے بات کرنے کی مہلت بھی نہیں دی اور انہیں نیند کی دوا دے دی۔"

"انہیں نیند کی دوا دینا بہت ضروری تھا۔" ڈاکٹر بولا۔

"خیر کوئی بات نہیں، ہم دونوں یہیں ٹھہریں گے۔"

"یہ بہت اچھی بات ہوگی۔" انسپکٹر جمشید مطمئن انداز میں بولے۔

اس کے بعد سب لوگ کمرے سے باہر نکل آئے۔

"مسٹر نادر، میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں۔" انسپکٹر جمشید نے نادر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ وہ چونک کر مڑا۔

"مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے آپ کے چہرے پر کسی صدمے، رنج اور غم کے کوئی آثار نہیں دیکھے۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ کو سلام صاحب سے کوئی محبت نہیں۔"

"ضرور یہی سمجھیں، مجھے واقعی ان سے محبت نہیں ہے، بلکہ واضح



طور پر سننا چاہیں تو میں یہ کہنے کے لیے تیار ہوں کہ میں بہت بے چینی سے اپنے ماموں کی موت کا انتظار کر رہا ہوں، کب وہ مریں اور کب مجھے میرا حصہ ملے۔"

"یہ — یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" انسپکٹر جمشید حیران ہو کر بولے۔

"ہاں، میں کہہ رہا ہوں — میں یہ الفاظ اپنے ماموں کے سامنے کہنے کے لیے تیار ہوں اور آپ یقین رکھیں، وہ میرے الفاظ سن کر بھی مجھے میرے حصے سے محروم نہیں کریں گے، کیونکہ انہوں نے اپنی بہن سے وعدہ کر رکھا ہے۔"

"معاف کیجیے نادر صاحب، مجھے آپ کی بات پسند نہیں آئی۔ آپ کو آپ کا حصہ تو بہرحال مل ہی جائے گا، لیکن آپ کے خیالات نہایت سنگدلانہ ہیں۔"

"ہوں گے۔" اس نے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔

"تو کیا نقاب پوش آپ ہی ہیں۔"

"نہیں، کم از کم میں نقاب پوش نہیں ہوں۔"

اس نے انکار میں سر ہلایا اور پھر انہیں خاموش پا کر زینے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کھڑے اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"لیجیے، ہمیں کم از کم ایک آدمی تو ایسا مل گیا جو سلام ریاضی کی موت کا خواہش مند ہے۔" محمود نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ ضروری نہیں کہ نقاب پوش بھی یہی ہو۔" فرزانہ بولی۔

"مجھے تو سب سے زیادہ شک اسی پر ہے۔" فاروق نے کہا۔

"اور مجھے احسان ریاضی پر زیادہ شک ہے، کیونکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے بھائی بڑے بھائیوں کی موت کے خواہش مند ہوتے ہیں۔" فرزانہ نے کہا۔

"بھئی، یہ زبانی زبانی شک کرنے کا کیا فائدہ، کوئی ٹھوس بات کرو۔" انسپکٹر جمشید جھلا کر بولے۔

"ٹھوس باتوں کا سٹاک تو کچھ ختم سا لگتا ہے۔" فاروق مسکرایا۔

"اب ہمیں یہ تو معلوم ہو ہی چکا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے گھر کے لوگوں کو کیا ہدایات دی تھیں اور میرا خیال ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی ہدایات سننے کے بعد ہی نقاب پوش صاحب نے اپنا پروگرام ترتیب دیا ہے۔" محمود نے کہا۔

"ہاں، تمہاری یہ بات وزن رکھتی ہے۔" انسپکٹر جمشید پُرخیال انداز میں بولے۔ فاروق بُرے بُرے منہ بنانے لگا۔ جس پر فرزانہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

"بھئی اس میں منہ بنانے کی کیا بات ہے۔ تم بھی کوئی وزن دار بات کہہ دو۔"



"آؤ پہلے ملازمین کے کوارٹر ایک نظر دیکھ لیں اور ان سے چند ایک سوال بھی کر لیں۔" انسپکٹر جمشید دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولے۔ برآمدے کے اختتام پر بھی ایک دروازہ تھا، لیکن اسے حالیہ واقعات کی بنا پر بند کر دیا گیا تھا اور اب ملازمین کو بیرونی دروازے میں سے آنا جانا پڑتا تھا۔

"وقت کی بچت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم چاروں ایک ایک ملازم کے کوارٹر میں گھس جائیں۔ اگر ہم چاروں اکٹھے جاتے رہے تو چار گنا وقت ضائع ہو گا۔" انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"تجویز معقول ہے۔"

سب سے پہلے کوارٹر کے دروازے پر انسپکٹر جمشید رُک گئے۔ اس سے اگلے پر محمود پھر فاروق اور آخری کوارٹر پر فرزانہ۔ پھر انہوں نے ایک ساتھ دروازوں پر دستک دی۔ تھوڑے سے وقفے سے چاروں دروازے کھل گئے۔ چاروں ملازم حیرت زدہ نظر آئے اور جب انہوں نے یہ دیکھا کہ چاروں کوارٹروں کے دروازوں پر ایک ایک شخص موجود ہے تو اور بھی حیران ہوئے۔

"کیا معاملہ ہے جناب؟" پہلے کوارٹر کے دروازے پر نمودار ہونے والے ملازم عظیم نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم پوری کوٹھی دیکھ چکے ہیں، لیکن آپ لوگوں کے کوارٹر ابھی تک نہیں دیکھ سکے تھے۔ سوچا، ایک نظر ان پر بھی ڈال لی جائے۔"

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

انسپکٹر جمشید نے مسکرا کر کہا۔
"لیکن آپ تو الگ الگ کھڑے ہیں۔" عظیم کے لہجے میں حیرت تھی۔
"یہ وقت کی بچت کا بہترین طریقہ ہے۔ ایک ہی وقت میں چاروں کوارٹروں کا جائزہ ہو جائے گا۔"
"بہت بہتر۔۔ تشریف لائیے۔"
انسپکٹر جمشید عظیم کے کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ ہی محمود، فاروق اور فرزانہ بھی جہاں زیب، نورالدین اور صابر کے کوارٹروں میں داخل ہو گئے۔۔ انسپکٹر جمشید نے پورے کوارٹر کو بغور دیکھا، اور پھر بولے:
"عظیم صاحب، آپ کو کتنا عرصہ ہو گیا یہاں ملازم ہوئے؟"
"جی، میں تو یہاں کا جدی پشتی ملازم ہوں۔ میرے والد سلام صاحب کے والد کے ملازم تھے۔" اس نے کہا۔
"اوہ سمجھا، تو آپ کے خیال میں سلام صاحب کو وہم ہو گیا ہے اور دوسرے لوگ سلام صاحب کی ہاں میں ہاں ملانے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ انہوں نے بھی نقاب پوش کو دیکھا ہے۔"
"جی ہاں، میرا تو یہی خیال ہے۔۔ کیونکہ میں نے ابھی تک اس نقاب پوش کو نہیں دیکھا۔" عظیم نے پُر یقین لہجے میں کہا۔
"لیکن احسان ریاضی صاحب کے کمرے کی دیوار سے میں نے خود



گولی نکالی ہے۔۔ اسے آپ کیا کہیں گے۔"
"ہو سکتا ہے، نواب صاحب کے وہم کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے ان کے کسی دشمن نے دیوار پر سچ مچ فائر کر دیا ہو۔" عظیم بولا۔
"دشمن؟ کیا مطلب؟ کیا آپ کے خیال میں ان کا کوئی دشمن بھی ہو سکتا ہے؟"
"ان کے تو اس گھر میں سبھی دشمن ہیں۔" اس نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کیا سبھی میں آپ چاروں بھی شامل ہیں؟" انسپکٹر جمشید کا لہجہ بھی کاٹ دار ہو گیا۔
"نہیں، ہم چاروں ان کے بہت پرانے اور وفادار ملازم ہیں۔ انہیں ہم پر کوئی شک نہیں، نہ ہی ہمیں ان کی دولت سے کوئی سروکار ہے۔۔ انہوں نے وصیت میں جو حصہ ہمیں دے دیا ہے، وہ ہر حال میں ہمیں ملے گا، پھر بھلا ہم ان کی موت کی خواہش کیوں کریں گے۔" عظیم نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔
"حصہ تو باقی سب کو بھی ہر حال میں ملے گا، پھر کوئی ان کا دشمن کیوں ہونے لگا۔۔ ظاہر ہے کہ کچھ لوگ وقت گزرنے کا انتظار نہیں کر سکتے۔۔ وہ چاہتے ہیں، کل ملنے والی دولت آج ہی مل جائے۔"
"آپ ٹھیک کہتے ہیں، لیکن ہم ایسا نہیں چاہتے۔۔ نہ ہی ہماری

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

یہ سوچ ہے — میں نورالدین، جان خان اور صابر کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ یقین کریں، ہم چاروں پوری طرح سلام ریاضی صاحب کے وفادار ہیں — ہم جان تو دے سکتے ہیں۔ ان کی جان لینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔"

"اچھا آپ تو بہت پرانے ملازم ہیں — یہ سلام صاحب کو دل کی تکلیف کب سے ہو گئی — کیا بہت عرصے کی تکلیف ہے؟"

"نہیں، اس تکلیف کے بارے میں تو ابھی تقریباً ایک سال پہلے ہی سننے میں آیا تھا۔" اس نے بتایا۔

"ایک آخری سوال، آپ کے خیال میں نقاب پوش کون ہو سکتا ہے؟"

"میرے خیال میں روفی کے علاوہ کوئی شخص بھی نقاب پوش نہیں ہو سکتا۔"

"کیا؟ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" انسپکٹر جمشید سچ مچ حیرت زدہ رہ گئے، کیونکہ اس کیس کے دوران انھوں نے ایک بار بھی روفی کے نقاب پوش ہونے کے بارے میں نہیں سوچا تھا، اگرچہ ان کے اصول کے خلاف تھا۔"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں، آپ روفی کو نہیں جانتے۔ سلام صاحب نے ان کی ماں کے مرنے کے بعد دوسری شادی کر لی تھی — اس طرح ایک سوتیلی ماں، ایک سوتیلے بھائی اور ایک سوتیلی بہن کو انہیں برداشت



کرنا پڑ رہا ہے اور یہ سلام صاحب کی وجہ سے بھی ہوا، اگر وہ دوسری شادی نہ کرتے تو آج ان کی جائیداد کا تقریباً نصف حصہ اُس کا ہوتا۔"

"اوہ، میں نے معاملے کا یہ پہلو تو دیکھا ہی نہیں۔" انسپکٹر جمشید سوچ میں گم لہجے میں بولے اور پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں روفی سر سے پیر تک نقاب پوش نظر آنے لگا۔

جب وہ باہر نکلے تو محمود انہیں باہر کھڑا نظر آیا۔ اسی وقت تیسرے کوارٹر کا دروازہ کھلا اور فاروق نکلتا نظر آیا —

"بہت خوب، ہم تقریباً ساتھ ہی فارغ ہو گئے ہیں۔"

"لیکن فرزانہ ....." فاروق کہتے کہتے رک گیا، کیونکہ اسی وقت فرزانہ دروازہ کھول کر باہر نکلتی نظر آئی تھی —

"لیکن فرزانہ کیا، تم رک کیوں گئے۔" فرزانہ نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا —

"اب کیا کہوں، تمہارا نام لیا ہی تھا کہ تم آ گئیں۔"

"دیکھا ابا جان، مجھے شیطان کہہ رہا ہے۔"

"ہرگز نہیں، تم شیطان کس طرح ہو سکتی ہو، شیطان تو مذکر ہے۔" فاروق نے زوردار لہجے میں کہا۔

"اچھا بس، آؤ ہم اپنے کمروں کی طرف چلیں۔" وہ آگے بڑھ گئے — راستے میں انسپکٹر جمشید نے انہیں عظیم کے خیالات سے باخبر کیا۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

انہوں نے بھی باقی ملازموں کے خیالات انہیں بتائے۔ خیالات ایک جیسے تھے۔ جب اپنے کمرے میں داخل ہوئے تو فرزانہ کو غائب پایا یعنی فرزانہ ان کے ساتھ کمرے میں داخل نہیں ہوئی تھی۔

"ارے، یہ فرزانہ کہاں رہ گئی ؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"تھی تو ہمارے ساتھ ہی، زینہ چڑھتے وقت تو اسے میں نے دیکھا تھا۔" محمود نے پریشان ہو کر کہا۔

"آؤ جلدی کرو۔" انسپکٹر جمشید گھبرا کر بولے اور کمرے سے نکل کر زینے کی طرف دوڑے۔ زینے پر پہنچ کر نیچے اترنے ہی والے تھے کہ انہیں بالکونیوں کا خیال آ گیا۔

"محمود، تم بائیں طرف کی بالکونی کو دیکھو۔" یہ کہہ کر وہ خود دائیں بالکونی میں داخل ہو گئے۔ فاروق نے محمود کا ساتھ دیا کیونکہ انسپکٹر جمشید اکیلے کافی تھے۔

اور پھر ان کے اٹھتے قدم رک گئے۔ فرزانہ بالکونی کے فرش پر پڑی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔



# سیاہ کپڑے

"کیا ہوا فرزانہ ؟" ان کے منہ سے نکلا۔ اور پھر وہ اس پر جھک گئے۔ انہوں نے دیکھا، فرزانہ نیم بے ہوشی کے عالم میں تھی۔ انہوں نے اسے ہلایا جلایا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اتنے میں محمود اور فاروق بھی ادھر آ گئے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا اسے ؟" محمود ہکلایا۔

"میں سب سے پیچھے تھی۔ بالکونی میں مجھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ غالباً میرے کانوں نے سرسراہٹ سنی تھی۔ بس میں ادھر مڑ گئی اور آپ لوگ آگے چلے گئے۔ فوراً ہی کسی نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، اور پھر میرے سر کے پچھلے حصے پر ایک زور دار ہاتھ رسید کیا، میری آنکھوں کے سامنے تارے سے ناچ گئے۔ اس نے ہاتھ پر لوہے کا مکا چڑھا رکھا تھا، شاید۔ ایسے میں بھی میں یہ دیکھ لینے میں کامیاب ہو گئی کہ مجھ پر حملہ کرنے والا نقاب پوش ہی تھا۔"

"کیا ؟" ان کے منہ سے نکلا۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"جی ہاں، میرے گرتے ہی وہ نکل بھاگا، لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ وہ زینے کی طرف گیا تھا یا بالکونی میں ہی آگے بڑھ گیا تھا۔"

"بالکونی میں آگے بڑھ کر بھلا وہ کہاں جاتا۔۔ خیر، تم ٹھیک تو ہو؟"

"جی ہاں، آپ میری فکر نہ کریں۔۔ جلد از جلد نیچے جا کر سب لوگوں کا جائزہ لیں۔۔ نقاب پوش جو کوئی بھی ہوگا، ہانپ رہا ہوگا۔"

"ہمیں روفی اور نادر کریم کو بھی چیک کر لینا چاہیے۔" محمود نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے، تم دونوں انہیں دیکھ کر نیچے آ جانا۔۔ میں سب سے پہلے احسان ریاضی کو دیکھوں گا۔" یہ کہہ کر وہ تیزی سے نیچے اُترتے چلے گئے۔۔ محمود اور فاروق بھی مڑے اور ایک ہی وقت میں دونوں کمروں کے دروازوں پر دستک دی۔ دروازے ایک ساتھ کھلے۔۔ روفی اور نادر کریم کی صورتیں دکھائی دیں۔

"جی فرمایئے،" انہوں نے ایک ساتھ کہا۔

محمود اور فاروق نے انہیں بغور دیکھا۔۔ ان کے چہروں اور سینوں کا جائزہ لیا، لیکن ہانپنے کے آثار نظر نہ آئے۔۔ نظر آ بھی کیسے سکتے تھے۔۔ نقاب پوش اگر ان دونوں میں سے کوئی تھا تو انہیں بالکونی سے کمرے تک کا فاصلہ طے کرنا پڑا ہوگا؛ لہٰذا ہانپنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔



"ہم ذرا آپ لوگوں سے چند سوال کرنا چاہتے ہیں۔" آخر محمود نے کہا، یہ سوچ کر کہ ابھی نقاب پوش کو سیاہ کپڑے چھپانے کا موقع نہیں ملا ہوگا۔

"آیئے۔" روفی نے کہا اور محمود اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔ نادر کریم نے فاروق کو راستہ دے دیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا، آپ لوگ کیا کرتے پھر رہے ہیں۔۔ ابھی ابھی تو آپ کے والد مجھ سے نیچے بات چیت کر چکے ہیں۔۔ اتنی جلدی پھر آپ یہاں آ گئے۔" نادر کریم کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔

"مجبوری ہے جناب، دراصل ہم نقاب پوش کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔۔ نقاب پوش ابھی ابھی بالکونی میں موجود تھا اور اس نے ہماری بہن پر حملہ بھی کیا ہے۔"

"اوہ۔" اس کے منہ سے نکلا اور فاروق کمرے کا بغور جائزہ لینے لگا کہ سیاہ کپڑے کہاں چھپائے جا سکتے ہیں۔

ادھر محمود نے روفی کے کمرے میں داخل ہو کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا۔

"آپ کیا دیکھ رہے ہیں جناب؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"سیاہ کپڑے۔" محمود نے سوچ میں گم لہجے میں کہا۔

"سیاہ کپڑے۔۔ کیا مطلب؟"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"سیاہ کپڑے کا مطلب سیاہ کپڑے ہی ہوتا ہے۔ ویسے آپ انہیں کالے کپڑے بھی کہہ سکتے ہیں۔ میرا مطلب ان کپڑوں سے ہے، جو سیاہ پوش استعمال کرتا ہے۔"

"لیکن وہ یہاں کہاں؟ نقاب پوش کے کمرے میں ہوں گے۔"

"ابھی ابھی نقاب پوش بالکونی میں موجود تھا۔ آپ کے کمروں والی بالکونی میں اس نے ہماری بہن پر حملہ بھی کیا ہے؛ لہٰذا ہم بھی کمرے کا جائزہ لے رہے ہیں۔"

"اوہ، تو یہ بات ہے۔ خیر، آپ ضرور تلاشی لیں۔ میرے کمرے کی، لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ لوگ مجھے بھی شک کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔"

"کیوں، کیا آپ نقاب پوش نہیں ہو سکتے۔"

"بھلا مجھے کیا پڑی ہے نقاب پوش بننے کی۔ ڈیڈی سے سب سے زیادہ محبت میں کرتا ہوں۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔

"آپ کا اپنے ملازموں کے بارے میں کیا خیال ہے؟" محمود نے کچھ سوچ کر کہا۔

"تینوں نہایت وفادار ہیں۔"

"آپ جانتے ہیں۔ عظیم کا آپ کے بارے میں کیا خیال ہے۔" محمود نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے؟" رونی کے منہ سے نکلا۔



"یہ کہ نقاب پوش آپ بھی ہو سکتے ہیں، بلکہ اسے سب سے زیادہ شک آپ پر ہے۔"

"شاید اس کا دماغ چل گیا ہے۔" رونی نے جھلا کر کہا۔

"اس کا کہنا ہے، چونکہ آپ کے ڈیڈی نے دوسری شادی کی۔ سوتیلی ماں، سوتیلے بہن بھائی آپ کے سر پر سوار کیے۔ اس لیے آپ اپنے ڈیڈی کی جان کے دشمن بن گئے ہیں۔"

"اس کا دماغ خراب ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مجھے روزی، جہاں زیب اور مریم بیگم سے نفرت ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں اپنے ڈیڈی کی جان کا دشمن بن جاؤں۔"

"خیر، خیر، میں نے تو آپ کے وفادار ملازم کا خیال بتایا تھا۔" محمود نے مسکرا کر کہا اور پھر کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اچانک اُسے خیال آیا، انھوں نے اب تک سارے گھر کو تو دیکھ بھال لیا ہے، چھت پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی۔ یہ خیال آتے ہی وہ کھڑکی تک جاتے جاتے رُک گیا اور واپس مُڑتے ہوئے بولا:

"اچھا جناب شکریہ۔" یہ کہہ کر باہر نکلا۔ فاروق ابھی تک نادر کریم کے کمرے سے نہیں نکلا تھا۔ اس نے بالکونی پر ایک نظر ڈالی، فرزانہ بھی وہاں نہیں تھی، شاید وہ کمرے میں چلی گئی تھی؛ چنانچہ وہ چھت پر جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ سیڑھیاں دوسری منزل کے زینے کے ساتھ ہی اوپر چلی گئی تھیں۔

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

چھت بہت کھلی تھی — اس کے گرد تین فٹ اونچی چار دیواری تھی۔
تاروں بھرے آسمان کی دھندلی روشنی میں چھت اسے صاف تو نظر
نہیں آ رہی تھی؛ تاہم وہ جائزہ تو لے ہی سکتا تھا — اس نے پوری
چھت کا ایک چکر لگایا، چھت مستطیل شکل کی تھی — درمیان میں
کوٹھی کے صحن کے برابر جگہ خالی تھی — اس نے دیوار پر سے جھک
کر نیچے صحن میں دیکھا، پھر چاروں طرف باغ میں دیکھتے ہوئے ایک
چکر لگایا۔ لیکن کوئی کام کی بات معلوم نہ ہو سکی — آخر نیچے اتر
آیا، اپنے کمرے میں پہنچا تو فاروق اور فرزانہ کو باتیں کرتے پایا۔

"کہاں رہ گئے تھے تم —" فاروق اس کے قدموں کی چاپ
سن کر اس کی طرف مڑا —

"ذرا چھت پر گیا تھا —"

"اوہ چھت، واقعی اس کا جائزہ لینا تو ہم بھول ہی گئے
تھے —" فرزانہ چونک کر بولی —

"کوئی فائدہ نہیں ہوا — یہ نقاب پوش تو ہمیں چکرائے دے
رہا ہے —"

"گویا چھت پر بھی کوئی سراغ نہیں ملا؟" فرزانہ کے لہجے میں
مایوسی تھی —

"تمہیں سنہری موقع ملا تھا، نقاب پوش کو پکڑنے کا، لیکن تم نے
اس موقعے کو کھو دیا۔ اس کا ایک ہاتھ کھا کر ہی بے ہوش ہو گئیں —"



فاروق نے برا سا منہ بنایا —

"لوہے کا مکا تمہارے سر پر لگا ہوتا تو مزاج پوچھتی —"

"نہیں یہ سوچ رہا ہوں، آخر نقاب پوش بالکونی میں کیا کر رہا تھا؟"
محمود نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا —

"شاید وہ ہماری باتیں سننے کی تاک میں تھا — وہ ہمارے
کمروں کی کھڑکیوں سے کان لگا کر ہماری باتیں سن سکتا تھا" فرزانہ
نے جواب میں کہا —

"لیکن وہ تو دوسری طرف کی بالکونی میں تھا" فاروق نے
اعتراض کیا —

"بھئی، اس سے کیا فرق پڑتا ہے، چکر کاٹ کر ادھر آ سکتا
تھا —" محمود نے جھنجلا کر کہا —

"ہوں، لیکن میرے خیال میں اس کیس کی سب سے زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ ابھی تک ہم وہ جگہ تلاش نہیں کر سکے جہاں
نقاب پوش سیاہ کپڑے چھپاتا ہے —" فرزانہ بولی —

"اور چھپا بھی دیتا ہے فوراً ہی —" محمود بولا۔

"ابا جان ابھی تک نہیں آئے، کہیں انہوں نے کوئی خاص بات
تو معلوم نہیں کر لی —" فاروق بڑبڑایا — اچانک فرزانہ چونک کر کھڑی
ہو گئی —

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

۰

انسپکٹر جمشید نے نیچے اترتے ہی سب سے پہلے احسان ریاضی کے دروازے پر آہستہ سے دستک دی — دروازہ کھلا اور احسان ریاضی کی پر سکون صورت نظر آئی —

" فرمایئے —" اس نے حیران ہو کر کہا۔

" آپ سے چند سوالات کروں گا — انہوں نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" تشریف لایئے —" اس نے راستہ دیتے ہوئے کہا — انسپکٹر جمشید نے دیکھا، احسان ریاضی کمرے میں تنہا تھا —

" آپ کی بیگم کہاں ہیں ؟"

" بھائی صاحب کے کمرے میں، ان کی حالت دیکھنے گئی ہیں ابھی ابھی —"

" آپ کے خیال میں نقاب پوش کون ہو سکتا ہے ؟"

" اس بات پر تو میں نہ جانے کب سے غور کر رہا ہوں، لیکن کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا —" اس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

انسپکٹر جمشید کمرے کے ایک ایک انچ کا جائزہ لے رہے تھے، لیکن کوئی ایسی چیز نظر نہیں آرہی تھی، جس سے کوئی مدد ملتی — آخر مایوس ہو کر باہر نکلے اور سلام ریاضی کے کمرے میں داخل ہوئے — کمرے کا دروازہ بند نہیں تھا، اس لیے انہوں نے اجازت لینے کی ضرورت



نہیں سمجھی — انہوں نے دیکھا، ایک کرسی پر ڈاکٹر صاحب، دوسری پر وکیل صاحب اور تیسری پر فوقیہ بیگم بیٹھے تھے — ڈاکٹر اور وکیل تو اونگھ رہے تھے، لیکن فوقیہ بیگم پریشان نظروں سے سلام ریاضی کو دیکھ رہی تھی — اس نے اپنے اوپر ایک سرخ رنگ کی گرم چادر لی ہوئی تھی جو بہت قیمتی اور موٹی تھی۔

" ابھی تک ان کی آنکھ نہیں کھلی ؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

" آنکھ تو اب ان کی صبح سے پہلے نہیں کھلے گی۔ ویسے میں دل کی حالت کا جائزہ ہر پندرہ منٹ بعد لے رہا ہوں — میرا خیال ہے ان کی حالت پہلے سے بہتر ہے —" ڈاکٹر صاحب بولے —

" فوقیہ صاحبہ، آپ آرام کریں — یہاں ان کی تیمار داری کے لیے ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب جو موجود ہیں —"

" جی ہاں، میں بھی انہیں یہ بات کہہ چکا ہوں۔" ڈاکٹر نے کہا۔

" میں اس خیال سے آگئی تھی کہ ان دونوں صاحبان کو کچھ دیر سو لینے دوں —" فوقیہ بیگم نے جواب دیا —

" نہیں، آپ ہمارا فکر نہ کریں، ہم باری باری سو لیں گے۔" وکیل صاحب بولے —

" اچھی بات ہے —" یہ کہہ کر فوقیہ بیگم اٹھیں اور چلی گئیں۔ انسپکٹر جمشید بھی وہاں سے نکل کر روزی اور جہاں زیب کے کمرے میں پہنچے — دونوں بہن بھائی سونے کے لیے لیٹ چکے تھے اور ان کی

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

آنکھوں میں نیند تھی — انہوں نے بغور دیکھا کہ کہیں یہ مصنوعی نیند تو نہیں ہے — کمرے کے کونے میں انہیں سلائی مشین نظر آئی۔ اس کے ارد گرد کپڑے کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے —

"آپ کپڑے سی لیتی ہیں ؟" انہوں نے روزی سے پوچھا —

"جی ہاں، بہت اچھے — یہ فن مجھے میری چچی فوقیہ نے سکھایا ہے۔ وہ سلائی کڑھائی کا کام بہت اچھا کرتی ہیں۔"

"ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ اوپر بالکونی میں کیا کر رہی تھیں؟"

"جی میں — نہیں تو۔" اس نے جلدی سے کہا۔

"ہوں، خیر اچھا، آپ آرام کریں۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکل آئے۔ ابھی تک انہیں سیاہ کپڑے کہیں نظر نہیں آئے تھے۔ اب صرف مریم کا کمرہ رہ گیا تھا — انہوں نے اس کے کمرے پر بھی دستک دی۔ دروازہ فوراً ہی نہیں کھلا — انہیں یوں محسوس ہوا، جیسے دروازہ کھولنے سے پہلے مریم کچھ کر رہی ہو — آخر دروازہ کھلا اور مریم کی صورت دکھائی دی —

"آپ کیا کر رہی تھیں ؟" انہوں نے اس پر تیز نظر ڈالی ۔

"جی میں — میں کچھ بھی نہیں — لیٹی ہوئی تھی۔"

"آپ اپنے شوہر کی خبر گیری کرنے نہیں گئیں ؟" انہوں نے پوچھا۔

"وہاں ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب جو موجود ہیں۔ مجھے ان کی موجودگی میں اس کمرے میں جاتے شرم آتی ہے۔"



انسپکٹر جمشید کو بہت حیرت ہوئی — سلام ریاضی کے چھوٹے بھائی کی بیوی کو تو اپنے شوہر کے بڑے بھائی کا کتنا خیال ہے اور یہ بیوی ہو کر اپنے کمرے میں بے فکری سے لیٹی ہوئی ہے — اور شرم کا بہانہ بنا رہی ہے —

"آپ کا روفی کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ کیا وہ نقاب پوش ہو سکتا ہے ؟"

"ارے نہیں، وہ تو بہت نیک بچہ ہے اور اپنے ڈیڈی سے بہت محبت کرتا ہے۔" مریم نے کہا۔

"اور آپ کا اپنے بچوں کے بارے میں کیا خیال ہے ؟"

"روزی اور جہاں زیب کے بارے میں ؟" وہ کھل کھلا کر ہنس پڑی : "آپ ان دونوں کے بارے میں بھی یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ نقاب پوش ہو سکتے ہیں یا نہیں، کمال ہے۔"

"کیا کیا جائے، مجبوری ہے — ہر ایک کے بارے میں سوچنا پڑتا ہے۔" وہ بے چارگی کے عالم میں بولے —

"وہ دونوں تو بہت ہی معصوم ہیں۔"

"اگر آپ کے خیال کے مطابق یہ تینوں بچے نقاب پوش نہیں ہو سکتے تو پھر کون ہو سکتا ہے ؟"

"احسان ریاضی یا نادر کریم — ان دونوں میں سے کوئی ایک نقاب پوش ہے۔" اس نے کہا : "یہ میرے شوہر کی دولت میں سے اپنا

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

حضر فوراً عمل کر لینا چاہتے ہیں۔"

"ہوں، اچھا، بہت بہت شکریہ۔" انھوں نے کہا اور جانے کے لیے مڑے ہی تھے کہ ٹھٹک کر رک گئے۔ پھر ان کے قدم کپڑوں والی الماری کی طرف اُٹھنے لگے۔

انھوں نے ایک جھٹکے سے الماری کے پٹ کھول ڈالے۔ انھوں نے دیکھا الماری میں سیاہ رنگ کی ایک قمیص اور ایک شلوار ٹنگی ہوئی تھی۔ ان کے علاوہ ایک سیاہ چادر بھی تہہ کر کے ہینگر میں لٹکائی گئی تھی۔



# بالکل صفر

"کیوں، کیا بات ہے؟" محمود نے اسے گھورا۔ فرزانہ کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک اور چہرے پر جوش کا عالم طاری تھا۔ اس نے محمود کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ چند لمحے تک ساکت کھڑی رہی، پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکل گئی۔

"ارے، اسے کیا ہو گیا؟" محمود کے منہ سے حیرت زدہ انداز میں نکلا۔

"شاید اسے کوئی بات سوجھ گئی ہے اور یہ اس کیس میں پہلی بار ہوا ہے۔ ابھی تک تو ہم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے ہیں۔ آؤ اس کا پیچھا کریں۔ کہیں یہ اکیلے ہی اکیلے میدان نہ مارلے۔" فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

یہ کہتے ہی فاروق فرزانہ کے پیچھے بھاگا۔ محمود کو بھی اس کا ساتھ دینا پڑا۔ انھوں نے دیکھا فرزانہ اس بالکونی کی طرف مڑ گئی تھی، جس میں اس کی ملاقات نقاب پوش سے ہوئی تھی۔ دونوں قریب پہنچے،

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

تو وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"کیا ہوا تمہیں! کیا کمرے میں آکسیجن کی کمی پڑ گئی تھی؟" فاروق نے جلا کر کہا۔ محمود بھی اسے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔ فرزانہ نے کوئی جواب نہ دیا۔

"یا اللہ رحم، بھئی محمود، نیچے سے جا کر ذرا ڈاکٹر صاحب کو تو بلا لاؤ اور ابا جان کو بھی۔" فاروق نے اب پریشان ہو کر کہا۔

"نہیں، میں بالکل ٹھیک ہوں۔" فرزانہ جلدی سے بولی۔

"تو پھر یہ تم کیا کر رہی ہو؟"

"میں ذہن میں اس خوشبو کو محفوظ کر لینا چاہتی ہوں، جو نقاب پوش نے لگا رکھی تھی۔ اس نے جب میرے منہ پر ہاتھ رکھا تو ساتھ ہی میرے ناک میں خوشبو آئی تھی، بعد میں مجھے اس کا خیال نہیں رہا، کمرے میں خیال آیا تو میں یہاں بھاگ آئی۔" فرزانہ نے بتایا۔

محمود اور فاروق نے بھی اپنے نتھنوں کو پھیلانا شروع کیا۔ بہت ہی ہلکی سی خوشبو انہوں نے محسوس کی، لیکن پھر محمود کی آنکھوں میں حیرت کے دیے جل اٹھے۔ اس کے منہ سے نکلا:

"نہیں نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔"

"کیا نہیں ہو سکتا؟" فرزانہ نے حیران ہو کر کہا۔

"میں اس گھر میں کسی کے کپڑوں سے اٹھتی یہ خوشبو محسوس کر چکا ہوں۔" محمود کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔



"ویری گڈ، یہ ہوئی نا بات۔" فرزانہ خوش ہو کر بولی۔

"کیا بات ہوئی۔ میرے خیال میں تو یہ بالکل صفر بات ہوئی۔" فاروق نے برا سا منہ بنایا۔

"لو اور سنو، اب صفر باتیں بھی ہونے لگیں۔" فرزانہ نے جتا کر کہا۔

"پہلے سن تو لو، یہ صفر بات کس طرح ہو گئی۔" محمود مسکرایا۔

"اس طرح کہ آج کل بازار میں ہر قسم کی خوشبوئیں عام مل جاتی ہیں۔ پھر کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص جو خوشبو استعمال کرتا ہو۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے، اس گھر کے دو آدمی بالکل ایک جیسی خوشبو لگاتے ہوں۔" فاروق جلدی جلدی کہتا چلا گیا۔

"ہاں، یہ ہو سکتا ہے۔" محمود نے تسلیم کیا۔

"لیکن ہمیں یہ تو معلوم کرنا ہی چاہیے کہ گھر میں وہ کون شخص ہے جو نقاب پوش والی خوشبو لگاتا ہے۔ آخر اس میں کیا حرج ہے؟" فرزانہ نے تنک کر کہا۔

"کوئی حرج نہیں، جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے، میں نے یہ خوشبو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی محسوس کی تھی اور تھوڑی دیر پہلے میں مسٹر روفی سے ملا تھا۔"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"ویری گڈ، آؤ ہم تینوں روفی کے کمرے میں چلیں گے۔" فرزانہ نے خوش ہو کر کہا۔

"اتنی جلدی وہ ہمیں دوبارہ دیکھ کر ضرور چراغ پا ہو جائے گا۔" محمود بولا۔

"چراغ پا ہو یا بجلی پا، ہمیں بہرحال نقاب پوش کا سراغ لگانے کے لیے دعوت دی گئی ہے اور ہم ان لوگوں کو ساری رات بھی جگائے رہیں تو بھی یہ شکایت نہیں کر سکتے۔" فاروق نے کہا اور روفی کے کمرے کی طرف قدم اٹھا دیے۔ محمود نے دروازے پر دستک دی۔ جلد ہی دروازہ کھلا اور روفی نے انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔

"اب کیا بات ہے؟" اس کے منہ سے نکلا۔

"مجبوری ہے جناب، ہم نقاب پوش کا سراغ لگانے کے لیے بلائے گئے ہیں۔ دعوت آپ کے ڈیڈی نے دی ہے۔ آپ کے ڈیڈی اس وقت نقاب پوش کی مہربانی سے شدید خطرے سے دوچار ہیں۔ دل کا دورہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں ہماری کوشش یہی ہے کہ جلد از جلد نقاب پوش کو بے نقاب کر دیں، تاکہ آپ کے ڈیڈی اس کے خوف سے بے نیاز ہو جائیں۔ اگر آپ ان حالات میں بھی ہمارے وجود کو ناگوار محسوس کرتے ہیں تو پھر ہم یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ کہیں آپ ہی نے تو نقاب پوش کا روپ



نہیں دھار رکھا۔"

"کیا بات کرتے ہیں۔ بھلا میں کیوں ایسا کرنے لگا۔ مجھے کیا ضرورت پڑ گئی ہے، مجھے کس چیز کی کمی ہے۔ ڈیڈی میرے لیے سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ وہ میری ہر خواہش پوری کرتے ہیں۔"

"تو پھر آپ ہمیں اندر آنے کا موقع دیں۔ ہم آپ سے چند منٹ سے زیادہ نہیں لیں گے۔" محمود نے مسکرا کر کہا۔

"آئیے، ضرور آئیے۔ چاہے ایک گھنٹا میرے کمرے میں گزاریے، لیکن اگر آپ مجھے شک کی نظر سے دیکھ رہے ہیں، تو آپ کو مایوسی ہو گی۔ میں آپ لوگوں کی صلاحیتوں کا لوہا مانتا ہوں۔ آپ لوگوں کے کارنامے اخبارات میں اس دلچسپی سے پڑھتا ہوں کہ کوئی ناول بھی پڑھتا ہو گا۔ میرے ڈیڈی کا بھی یہی حال ہے، لیکن میں دیکھ رہا ہوں، اس گھر میں ابھی تک آپ کی دال نہیں گل سکی۔ یہی بات ہے نا۔ آپ لوگ اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں کہ شاید نشانے پر بیٹھ جائے۔" اس نے راستہ دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خیال بالکل ٹھیک ہے جناب۔" محمود نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور دانستہ روفی کے بالکل قریب سے ہو کر گزر گیا۔ بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا۔

"بالکل وہی خوشبو، فرزانہ تم بھی آگے آ کر تجربہ کر لو۔"

فرزانہ روفی کے قریب آئی اور ایک لمبا سانس کھینچا، پھر بولی:

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"ہاں، اس میں کوئی شک نہیں، مسٹر روفی نے بھی وہی خوشبو لگا رکھی ہے۔"

"کیا مطلب؟ کونسی خوشبو — آپ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟" اس کے لہجے میں بلا کی حیرت در آئی —

"بات دراصل یہ ہے جناب کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے بالکونی میں آپ کے کمرے کی کھڑکی کے پاس فرزانہ پر نقاب پوش نے وار کیا تھا — وہ وہاں چھپا ہوا تھا — فرزانہ نے وہاں کسی کی موجودگی کو محسوس کر لیا اور یہ غیر ارادی طور پر اس طرف چلی گئی۔ اس کے وار سے یہ نیم بے ہوش ہو گئی تھی، لیکن اس سے پہلے اس نے نقاب پوش کے کپڑوں میں سے اٹھنے والی خوشبو سونگھ لی تھی — بعد میں اسے اس خوشبو کا خیال آیا تو یہ دوبارہ بالکونی میں آ گئی اور سونگھ کر خوشبو سے مانوس ہونے کی کوشش کرنے لگی — ہم بھی اس کے پیچھے چلے آئے۔ میری ناک کو وہ خوشبو مانوس لگی — ابھی تھوڑی دیر پہلے جب میں آپ سے سوالات کرنے آیا تھا تو میں نے آپ کے کپڑوں میں سے بھی یہی خوشبو اٹھتی محسوس کی تھی؛ چنانچہ ہم دوبارہ اپنا اطمینان کرنے کے لیے آپ کے پاس آئے ہیں اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ بھی وہی خوشبو لگاتے ہیں جو نقاب پوش لگاتا ہے۔" محمود کہتا چلا گیا —

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" روفی نے خوف زدہ آواز میں کہا۔



"کچھ بھی نہیں، آؤ بھئی چلیں۔"

وہ اسے حیران اور پریشان چھوڑ کر باہر نکل آئے — اپنے کمرے میں داخل ہوئے تو ایک اور حیرت ان کی منتظر تھی —

⊙

"اُف خدا، یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔" ان کے منہ سے نکلا — اب ان کی نظریں مریم بیگم پر جمی تھیں —

"کیا دیکھ رہے ہیں؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کی الماری میں سیاہ کپڑے موجود ہیں۔"

"تو پھر اس سے کیا ہوتا ہے؟" وہ بولی — لہجے میں حیرت تھی۔

"سیاہ لباس کی تلاش میں ہی تو ہم مارے مارے پھر رہے ہیں۔"

"آپ کا مطلب ہے، یہ وہ سیاہ کپڑے ہیں، جن کے ذریعے گھر کا کوئی فرد نقاب پوش بنتا ہے؟" مریم نے سوالیہ لہجے میں کہا —

"جی ہاں، کیا ایسا نہیں ہے؟"

"نہیں، مجھے کالا رنگ بہت پسند ہے اور پھر ان کپڑوں کو پہن کر کوئی بھی شخص نقاب پوش نظر نہیں آ سکتا — میں نقاب پوش کو دیکھ چکی ہوں — اس نے ایک لبادہ سا اوڑھ رکھا ہوتا ہے — یوں

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

سمجھ لیں کہ ایک بڑی سی سیاہ چادر اس نے اپنے جسم کے گرد لپیٹی ہوئی ہوتی ہے۔"

"خیر، میں دیکھوں گا کہ یہ کپڑے نقاب پوش کے استعمال میں آتے رہے ہیں یا نہیں، میں انہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔"

"ضرور لے جایئے۔" اس نے کہا۔

اور وہ کپڑے لے کر اپنے کمرے میں آ گئے۔۔۔ محمود، فاروق اور فرزانہ دونوں کمروں میں سے کسی کمرے میں بھی نہیں تھے۔ انہیں حیرت ہوئی کہ نہ جانے وہ کہاں چلے گئے۔۔۔ انہوں نے قمیص اور شلوار کا جائزہ لیا اور پھر اسی نتیجے پر پہنچے کہ نقاب پوش واقعی ان کپڑوں کو کام میں نہیں لا سکتا۔۔۔ انہیں پہن کر اگر چہرے پر نقاب اوڑھ لیا جائے، تو بھی وہ آدمی نقاب پوش نظر نہیں آئے گا۔ اس سلسلے میں مریم کا بیان ہی درست تھا کہ نقاب پوش تو ایک سیاہ لبادے میں ہوتا ہے۔ ابھی وہ اسی سوچ میں گم تھے کہ قدموں کی آہٹ سنی، دیکھا تو تینوں چلے آ رہے تھے۔ ان کے سامنے سیاہ لباس دیکھ کر وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"بھئی واہ، سراغ ملنے لگے تو دو طرفہ۔۔۔ آپ کو سیاہ لباس مل گیا اور ہمیں۔۔۔" محمود کہتے کہتے رک گیا، کیونکہ اس نے انسپکٹر جمشید کا انکار میں ہلتا ہوا سر دیکھ لیا تھا۔

"یہ لباس وہ نہیں ہے۔۔۔ یہ صرف قمیص اور شلوار ہے، جبکہ



نقاب پوش ایک لبادہ استعمال کرتا ہے۔" انہوں نے کہا، پھر چونک کر بولے:

"تمہیں کیا سراغ ملا ہے؟"

"فرزانہ نے نقاب پوش کے کپڑوں سے اُٹھنے والی خوشبو محسوس کر لی تھی۔ اس کا خیال آنے پر یہ دوبارہ بالکونی میں گئی۔ ہم بھی گئے۔۔۔ بالکونی میں ہلکی سی خوشبو اس وقت تک موجود تھی۔ میں نے اسے سونگھا تو مانوس محسوس ہوئی۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہی روفی کے کپڑوں میں بھی میں نے یہی خوشبو محسوس کی تھی۔۔۔ مزید اطمینان کے لیے ہم پھر روفی سے ملے۔ واقعی وہ وہی خوشبو استعمال کرتا ہے۔ جو نقاب پوش۔" محمود کہتا چلا گیا۔۔۔

"لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ نقاب پوش ہو۔"

"جی ہاں، یہ بات تو ہم بھی سوچ چکے ہیں۔۔۔ آپ کو یہ کپڑے کہاں سے ملے؟"

"یہ سلام ریاضی صاحب کی بیوی مریم کی الماری میں تھے۔۔۔ اسی کے ہیں، لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ نقاب پوش نہیں ہے، اور یہ کہ نقاب پوش تو ایک لبادے کی قسم کا لباس اوڑھے رکھتا ہے۔۔۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔"

"اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ ہم ابھی تک اندھیرے میں ہیں۔"

"ہاں، ہم ابھی تک یہ اندازہ نہیں لگا سکے کہ نقاب پوش کون

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ہے۔ اتنا اندازہ ضرور لگا لیا ہے کہ وہ چاہتا کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے، وہ سلام ریاضی کی موت کا خواہش مند ہے۔ اور اپنا حصہ جلد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اوہ، ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس گھر کے کس فرد کو دولت کی شدید ضرورت ہے۔" انھوں نے چونک کر کہا۔

"لیکن یہ بات ہم کس طرح معلوم کر سکتے ہیں ابا جان؟"

"کوشش کرنے سے کیا نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے ہم ملازموں سے یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کریں گے، پھر گھر کے افراد سے دوسروں کے بارے میں پوچھیں گے کہ آیا ان کے خیال میں گھر کے کس آدمی کو دولت کی ضرورت ہے۔ میرا خیال ہے، یہ بات ہمیں معلوم ہو جائے گی۔ آؤ ہمیں اس کام پر ابھی سے جُٹ پڑنا چاہیے۔"

یہ کہہ کر وہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کام کے لیے بھی انھوں نے الگ الگ کوشش شروع کی، تاکہ وقت کی بچت ہو سکے اور جب وہ سب ایک جگہ جمع ہوئے اور ایک دوسرے کی کوشش کے نتیجے کے بارے میں بتایا تو مجموعی طور پر ایک ہی بات معلوم ہوئی تھی۔ یہ کہ دولت کی ضرورت ہر وقت صرف اور صرف نادر کریم کو رہتی ہے۔



# بے ہوش آدمی

اب رات کافی ہو چلی تھی اور سب لوگ ان کی تفتیش سے اکتا گئے تھے؛ لہٰذا انھوں نے سوچا، اب گھر کے افراد کو آرام کرنے دیا جائے اور خود رات کو جاگ کر کوٹھی کی نگرانی کی جائے۔ انسپکٹر جمشید نے سرگوشی کے انداز میں کہا:

"نقاب پوش ہماری وجہ سے آج رات اطمینان سے نہیں سو سکے گا۔ وہ ضرور کوئی حرکت کرے گا۔ یا تو اس کی کوشش یہ ہوگی کہ کسی نہ کسی طرح سلام ریاضی کو ختم کر دے۔ تاکہ قصہ ہی ختم ہو۔ یا پھر وہ کوئی اور قدم اٹھائے گا، لہٰذا ہم میں سے ایک اوپر والی منزل کی نگرانی کرے گا، دو نچلی منزل کی اور ایک باغ میں چکر لگائے گا۔"

"لیکن ابا جان، باغ میں چکر لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی تک یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ نقاب پوش کا تعلق گھر سے باہر کسی آدمی سے ہے۔ وہ گھر کا ہی ایک فرد ہے اور اس کی سرگرمیاں

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

گھر تک ہی محدود ہیں ۔" محمود نے کہا۔

" اس کے باوجود ہمیں باہر بھی نظر رکھنی پڑے گی ؛ چنانچہ اوپر والی منزل پر فاروق، نچلی منزل میں مَیں اور فرزانہ اور باہر تم ۔" انھوں نے محمود سے کہا۔ فاروق اور فرزانہ کے چہرے کھِل اُٹھے، کیونکہ محمود نے باغ میں نگرانی کرنے پر اعتراض کیا تھا اور اس کی ڈیوٹی باغ میں لگ گئی تھی ۔

" خیال رہے محمود، تم ہر کمرے کی ہر کھڑکی سے کان لگا لگا کر اندر ہونے والی گفتگو سننے کی کوشش کرو گے اور فاروق تم بھی ۔"

" لیکن ابا جان، اوپر والی منزل پر تو صرف روفی اور نادر کریم رہتے ہیں ۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں ہوں گے تو بات کس سے کریں گے؟"

" تم سے جو کہہ رہا ہوں، وہی کرنا ۔" انسپکٹر جمشید سرد آواز میں بولے ۔۔ اور فاروق کی سٹی گم ہو گئی ۔

تھوڑی دیر بعد نگرانی کا کام شروع ہو چکا تھا ۔ نچلی منزل میں برآمدے کے ایک سرے پر انسپکٹر جمشید موجود تھے ۔۔ دوسرے سرے پر فرزانہ ۔۔ محمود باہر باغ میں چکر لگا رہا تھا، وہ باری باری ایک کھڑکی سے کان لگاتا اور پھر آگے بڑھ جاتا ۔ اوپر والی منزل پر فاروق کا کام نسبتاً آسان تھا۔ روفی اور نادر کریم کے کمرے ساتھ ساتھ تھے ۔ وہ باری باری دونوں کی کھڑکیوں سے کان لگاتا اور پھر بالکونی سے نکل کر برآمدے میں آ جاتا ۔۔ یہ سب کچھ وہ دبے پاؤں



کر رہا تھا ۔

رات گزرتی جا رہی تھی ۔ ابھی تک کوئی چونکا دینے والی بات نہیں ہوئی تھی ۔۔ انسپکٹر جمشید اب سوچ رہے تھے کہ شاید نگرانی کے کام سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔

اچانک وہ چونک اٹھے، فرزانہ کے بھی کان کھڑے ہو گئے ۔۔ برآمدے میں مکمل تاریکی تھی ۔ زیرو کا بلب بھی روشن نہیں تھا۔ برآمدے میں ایک سایہ چل رہا تھا ۔ تاریکی میں وہ انہیں سایہ ہی نظر آ رہا تھا ۔ انسپکٹر جمشید دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنے لگے ۔ ادھر فرزانہ اپنی جگہ سے نکل آئی ۔۔ انھوں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا، سائے کا رُخ سلام ریاضی کے کمرے کی طرف تھا ؛ گویا خطرہ سر پر آ پہنچا تھا ۔ فرزانہ کو خوف محسوس ہوا کہ کہیں یہ سلام ریاضی کے کمرے میں گھس ہی نہ جائے ؛ چنانچہ وہ گرج دار آواز میں بولی:

" خبردار، میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے، اب تم بچ کر نہیں جا سکتے، اپنے ہاتھ اوپر اُٹھا دو ۔"

اس کے ان الفاظ کے ساتھ ہی سایہ فرش پر گرا ۔ انسپکٹر جمشید دوڑے، لیکن جب وہ اس جگہ پہنچے، جہاں سایہ گرا تھا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا ۔۔ اب اُنہیں فرزانہ پر غصہ آنے لگا، ساتھ ہی گھر کے ملازموں پر بھی جو بلب جلانا بھول گئے تھے ۔ انھوں نے اندازے سے وہ جگہ تلاش کی، جہاں سوئچ بورڈ تھا اور جب ان کی انگلی سوئچ

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

سے ٹکرائی تو وہ پہلے سے آن تھا۔ شاید بلب ہی فیوز ہوگیا تھا۔

"فرزانہ، یہ تم نے کیا کیا ؟" انسپکٹر جمشید بولے۔

"مجھے خوف محسوس ہوا، کہیں وہ تاریکی کا فائدہ اٹھا کر سلام ریاضی صاحب کے کمرے میں داخل نہ ہو جائے "

"لیکن اندر ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب موجود ہیں " وہ بولے ۔

"مجھے افسوس ہے ابا جان "

" افسوس، ہماری یہ کوشش ناکام ہوگئی " وہ بڑبڑائے اور سلام ریاضی کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے ۔ ان کی باتوں کی آواز فاروق کے کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی۔ وہ سمجھا کہ شاید نیچے میدان مار لیا گیا ہے ؛ چنانچہ نیچے چلا آیا ۔ اور آہستہ آواز میں بولا :

"کیا ہوا ابا جان ؟"

انسپکٹر جمشید اس وقت تک سلام ریاضی کے کمرے تک پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے جھلا کر کہا :

"تم نیچے کیوں چلے آئے ۔ اوپر ہی ٹھہرو "

"جی بہتر " فاروق بولا اور اوپر جانے کے لیے مڑ گیا۔ جونہی وہ بالکونی میں پہنچا، اس نے ایک سائے کو پھاٹک کی طرف بڑھتے دیکھا اور پھر اس کی حیرت کا کوئی ٹھکانا نہ رہا، جب اُس نے دیکھا کہ سائے نے ہاتھ کے دباؤ سے پھاٹک کو دھکیل دیا تھا ؛ گویا



پھاٹک اندر سے بند نہیں تھا اور یہ پہلا موقع تھا کہ اس گھر میں کوئی باہر کا آدمی آتا نظر آ رہا تھا۔ اُس نے سوچا، محمود کو خبردار کر دے، وہ نیچے جھک کر محمود کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔ جلد ہی محمود اُسے نظر آ گیا ۔ اُس نے ہلکے سروں میں سیٹی بجائی ۔ محمود نے چونک کر اوپر دیکھا، اسے فاروق کا سر نظر آیا، ساتھ ہی اس کے ہاتھ کا اشارہ بھی ۔ وہ پھاٹک کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ محمود نے پھاٹک کی طرف دیکھا اور پھر اس نے سائے کو دیکھ لیا۔ وہ خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ سایہ باغ میں سے ہوتا اس کی طرف آ رہا تھا ۔ وہ دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا، پھر یہ اس کے پاس سے گزرتا چلا گیا۔ اب وہ بھی اس کے پیچھے رینگنے لگا ۔ ادھر فاروق نے محسوس کیا کہ کہیں محمود سائے کے مقابلے میں کمزور نہ ثابت ہو ؛ چنانچہ دبے پاؤں نیچے اُترا، ساتھ ہی اس نے فرزانہ کی سرگوشی سُنی :

"کہاں جا رہے ہو، تمہیں ابا جان نے اوپر ہی ٹھہرنے کو کہا تھا ۔"

" لیکن باغ میں محمود خطرے میں ہے۔ وہاں ایک سایہ موجود ہے "

"ارے، ادھر بھی سایہ ہے " فرزانہ کے منہ سے نکلا ۔

"کیا مطلب ؟ کیا یہاں بھی کوئی سایہ تھا ؟" فاروق نے حیران ہو کر کہا ۔

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"ہاں، لیکن میری بے وقوفی سے وہ نکل گیا"

"خدا کا شکر ہے، تمہیں بھی اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کوٹھی میں کچھ سائے آنکھ مچولی کھیل رہے ہیں"

"وقت نہ ضائع کرو۔ آؤ، میں بھی تمہارے ساتھ باغ میں چلتی ہوں"

"اور ابا جان کہاں ہیں؟"

"وہ سلام ریاضی صاحب کے کمرے میں گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے وہ کمرے کے اندر رہ کر ان کی بہتر طور پر حفاظت کر سکتے ہیں" اس نے کہا اور دونوں برآمدے کے دروازے کی طرف بڑھے۔

جب وہ محمود کے نزدیک پہنچے تو انہوں نے دیکھا، سایہ اس سے چند گز آگے تھا اور آگے بڑھ رہا تھا۔ اچانک محمود کے پاؤں کے نیچے ایک شاخ آکر ٹوٹ گئی۔ سایہ چونک کر مڑا۔

"خبردار، اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا؛ ورنہ سینے میں روشندان کھل جائے گا" محمود غرایا۔ ساتھ ہی سائے نے ان پر چھلانگ لگا دی۔

"ارے ارے، یہ کیا کر رہے ہو۔ ہم نے تو کہا تھا، اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا اور تم ہم پر چھلانگ لگا بیٹھے ہو" فاروق نے بوکھلا کر کہا۔

اتنی دیر میں محمود سائے کی لپیٹ میں آکر گر گیا تھا اور سایہ اس پر چڑھ بیٹھا تھا۔ یہ دیکھ کر فرزانہ بوکھلا گئی۔ آج ان سے حماقتوں پر



حماقتیں سرزد ہو رہی تھیں۔ آخر اس نے سائے کی گردن میں دونوں ہاتھ ڈال دیے اور گردن کو دبانے لگی۔ ادھر سائے کے ہاتھ محمود کی گردن پر تھے اور اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ فاروق اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ رہا تھا۔ جب اسے یہ منظر نظر آیا تو اس نے ایک زوردار مکا سائے کی ناک پر دیا۔ یہ مکا اندازے سے مارا گیا تھا، کیونکہ اندھیرا تھا۔ جواب میں اسے فرزانہ کی چیخ سنائی دی۔

"ہائے اللہ مر گئی"

"ارے باپ رے" فاروق نے بوکھلا کر کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں میں سائے کا منہ دبوچ لیا۔

"فرزانہ، یہ تمہارا منہ تو نہیں ہے"

"کون سا منہ؟" فرزانہ نے تلملا کر کہا۔

"جو منہ میں نے پکڑ رکھا ہے"

"نہیں، میرا منہ تو وہ ہے، جس پر تمہارا مکا لگا ہے" اس نے پیچ و تاب کھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی فاروق پوری قوت سے منہ بھینچنے لگا۔ سائے کے منہ سے ایک گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ محمود کی گردن سے ہٹ گئے۔ ساتھ ہی محمود نے اس پر تابڑ توڑ مکے برسانے شروع کر دیے۔ آخر پانچ منٹ کی مسلسل مارپیٹ کے بعد سایہ بے دم ہو گیا۔

اس مارپیٹ کی آواز کوٹھی کے کمروں تک پہنچ چکی تھی۔

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

اچانک باغ کا بلب روشن ہو گیا اور انھوں نے کسی کو کہتے سُنا:
" یہ کیا ہو رہا ہے ؟ "

انھوں نے دیکھا، انسپکٹر جمشید، ڈاکٹر صاحب اور احسان ریاضی صاحب باغ میں اُن کے نزدیک پہنچ چکے تھے — ساتھ ہی ان کی نظریں نیچے بے ہوش پڑے اس شخص پر پڑیں جس سے وہ دھینگا مشتی کر رہے تھے — یہ شخص گھر کے افراد میں سے نہیں تھا —

" کیا آپ اسے جانتے ہیں ؟ " انسپکٹر جمشید نے احسان ریاضی سے پوچھا —

" جی نہیں — زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھ رہا ہوں ۔ "

" ڈاکٹر صاحب، کیا آپ نے اسے کبھی دیکھا ہے ؟ "

" جی نہیں ۔ "

" خیر، ہم اسے اندر لے چلتے ہیں اور پولیس سٹیشن فون کر دیتے ہیں — ہوش میں آنے پر معلوم کریں گے کہ یہ کون ہے ۔ "

تھوڑی دیر بعد بے ہوش آدمی ڈرائنگ روم کے ایک صوفے پر پڑا تھا اور باقی سب لوگ بھی وہاں جمع تھے ۔ ملازمین تک کو جگا لیا گیا تھا — سلام ریاضی صاحب کے پاس ڈاکٹر صاحب کو چھوڑ دیا گیا تھا ۔



" آپ سب لوگ اس بے ہوش آدمی کو غور سے دیکھ چکے ہیں. کیا آپ میں سے کوئی اسے جانتا ہے ؟ " انسپکٹر جمشید نے قدرے بلند آواز سے کہا —

سب خاموش رہے، کوئی کچھ نہ بولا — ڈرائنگ روم کی تیز روشنی میں وہ بے ہوش آدمی کی تلاشی لے چکے تھے ۔ اسے اچھی طرح دیکھ چکے تھے — اس کے جسم پر کوئی زخم نہیں آیا تھا — یہ ایک لمبا چوڑا آدمی تھا — چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں تھیں ۔ رنگ سانولا تھا ۔ ہاتھ پیر بہت مضبوط تھے — یہی وجہ تھی کہ محمود، فاروق اور فرزانہ کو اس پر قابو پانے کے لیے کافی تگ و دَو کرنا پڑی تھی —

" گویا آپ میں سے اسے کوئی نہیں جانتا — حیرت ہے، پھر یہ کون ہے اور یہاں کیا کرنے آیا تھا ؟ " انسپکٹر جمشید ان سب کو بغور دیکھتے ہوئے بولے ۔

" صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی چور ہے اور چوری کرنے آیا تھا ۔ " احسان ریاضی نے کہا ۔

" کیا کوٹھی کا پھاٹک رات کے وقت اندر سے بند نہیں کیا جاتا ؟ " انھوں نے پوچھا —

" بالکل بند کیا جاتا ہے ۔ " ردفی نے جلدی سے کہا —

" کیا آج رات بھی پھاٹک بند کیا گیا تھا ۔ "

" جی ہاں، یہ ذمے داری میری ہے ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

میں نے پھاٹک بند کیا تھا — عظیم نے کہا۔

"ہوں، لیکن اس شخص کو پھاٹک کھلا ملا تھا — اس نے نہایت اطمینان سے پھاٹک کو دھکیلا اور پھر یہ اندر آ گیا تھا — اگر محمود سے غلطی نہ ہوتی، تو ہمیں اس وقت یہ بات معلوم ہوتی کہ یہ کیا کرنے آیا تھا یا گھر کے کسی فرد سے ملنے آیا تھا۔"

"حیرت ہے، پھاٹک کس طرح کھلا رہ گیا — عظیم، کہیں تم بھول تو نہیں گئے تھے۔"

"جی نہیں، میں نے پھاٹک بند کیا تھا۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے کہ عظیم نے پھاٹک بند کیا تھا، لیکن ان کے پھاٹک بند کرنے کے بعد کسی نے چپکے سے پھاٹک کھول دیا تھا۔" انہوں نے پُر اسرار انداز میں کہا —

"کیا مطلب؟ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں —" روفی نے بوکھلا کر کہا۔

"یہ کہ گھر کا کوئی شخص اس بے ہوش آدمی سے ملاقات کرنا چاہتا تھا یا یہ شخص گھر کے کسی آدمی سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔"

"اوہ، لیکن کیوں، یہ کون ہے؟" روزی نے پہلی مرتبہ حیرت زدہ لہجے میں کہا —

"یہ بات کم از کم اس گھر کا ایک آدمی ضرور جانتا ہے کہ یہ کون ہے، لیکن وہ کچھ بتانے پر تیار نہیں۔"

یہ صورتِ حال بہت سنسنی خیز تھی — ابھی وہ سب سوچ میں گم



تھے کہ بھاری قدموں کی آواز سنائی دی - پھر ایک سب انسپکٹر اور تین کانسٹیبل اندر داخل ہوئے — سب انسپکٹر نے انسپکٹر جمشید کو دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکائیں اور پھر ان سے ہاتھ ملایا —

"آپ کو اس لیے تکلیف دی گئی ہے کہ کوٹھی میں ایک شخص نے اندر گھسنے کی کوشش کی تھی - ہم نے اسے پکڑ لیا — اسے دیکھیے، کیا آپ اسے جانتے ہیں۔"

سب انسپکٹر نے بے ہوش آدمی کے چہرے کو دیکھا اور پھر چونک اٹھا —

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

# سلاخیں

کئی سیکنڈ تک وہ خاموش رہا — آخر اس نے کہا:

"حیرت ہے، اس شخص کا یہاں کیا کام — جناب، یہ راکا ہے۔"

"راکا! آپ کا مطلب ہے، مشہور و معروف بلیک میلر جو آج تک پولیس کی گرفت میں نہیں آیا۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"جی ہاں وہی۔" اس نے جواب دیا۔

"خیال یہی ہے کہ یہ یہاں چوری کرنے کی نیت سے آیا تھا۔" نادر کریم بول اُٹھا۔

"جی نہیں، کسی کو اس کے آنے کی اطلاع تھی اور اس نے غلیم کے پھاٹک بند کر دینے کے بعد پھر کھول دیا تھا، تاکہ یہ خاموشی سے اندر چلا آئے — سوال یہ ہے کہ یہ یہاں کس سے ملنے آیا تھا۔"

اسی وقت راکا نے کراہ کر کروٹ لی اور پھر آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے ہی لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا — اس کی آنکھوں میں حیرت اور



خوف کے دیے جل اُٹھے — اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر جیسے ساری بات سمجھ میں آ گئی — سب انسپکٹر کو دیکھ کر تو اس کی آنکھیں اور بھی پھیل گئیں — ایسے میں انسپکٹر جمشید کی نظریں اس پر جمی رہیں۔

"راکا، آج تم بچ نہیں سکتے — کم از کم اس گھر میں غیر قانونی طور پر گھس آنے کے الزام میں تو ضرور ہی گرفتار کیا جائے گا۔" سب انسپکٹر بولا: "اور تمہیں یہ بھی بتانا ہو گا کہ تم یہاں کس سے ملنے آئے تھے۔"

"میں کسی سے بھی ملنے نہیں آیا تھا — میں تو چوری کرنے کی نیت سے اندر داخل ہوا تھا۔" اس نے فوراً کہا۔

"لیکن تم چور نہیں، ایک بلیک میلر ہو — دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر ان سے دولت حاصل کرتے ہو۔" سب انسپکٹر نے کہا۔

"میں ایسا کوئی کام نہیں کرتا — ہاں میں چور ضرور ہوں اور یہاں چوری کرنے ہی آیا تھا۔"

"خیر کوئی بات نہیں — انسپکٹر صاحب، آپ اسے گرفتار کر لیں۔ اور آپ ذرا یہیں ٹھہریں، میں ابھی آتا ہوں۔" یہ کہہ کر انسپکٹر جمشید ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئے — محمود، فاروق اور فرزانہ حیران تھے کہ وہ کیا کرنے گئے ہیں — تھوڑی دیر بعد واپس لوٹے تو ان کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا — انہوں نے لفافہ سب انسپکٹر کو دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لے جائیے اور میری ہدایت کے مطابق عمل کیجیے — اُمید

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ہے کہ آپ صبح تک ضرور واپس آجائیں گے۔"

"جی بہتر۔" اس نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا اور پھر لفافہ لے کر راکا سمیت وہاں سے چلا گیا۔

"آپ سب لوگ بھی اب آرام کریں۔ ہماری وجہ سے آپ سب پریشان رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اب آپ صبح تک سکون سے سو سکیں گے۔"

چند منٹ بعد ان کے علاوہ وہاں کوئی نہیں رہا تھا۔ انسپکٹر جمشید ابھی تک سوچ میں گم ڈرائنگ روم کے درمیان میں کھڑے تھے۔ آخر فاروق بولا:

"ابّا جان، ہم نے کیا جرم کیا ہے کہ ابھی تک ڈرائنگ روم میں موجود ہیں۔"

"اوہ ہاں، آؤ چلیں، لیکن مجھے افسوس ہے، ہم سو نہیں سکیں گے۔ ہمیں ابھی کام کرنا ہو گا۔ حالات نے ایک نئی صورت اختیار کی ہے۔ خیر، اگر تم سونا چاہتے ہو تو جاؤ جا کر سو جاؤ۔ میں خود ہی جو کچھ کرنا ہے، کر لوں گا۔"

"نہیں ابا جان، ہم آپ کے ساتھ جاگیں گے۔" فرزانہ بولی۔

"تو پھر آؤ میرے ساتھ۔" یہ کہہ کر انہوں نے ڈرائنگ روم کا بلب بجھا دیا اور باہر نکل آئے۔

عظیم نے اب برآمدے میں دوسرا بلب لگا دیا تھا۔ اُسے



حیرت تھی کہ رات سونے سے پہلے وہ برآمدے کا زیرو کا بلب جلا کر سویا تھا اور بلب فیوز ملا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ برآمدے میں گہری تاریکی رہی تھی اور اس تاریکی کا فائدہ اٹھا کر وہ سایہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

"میرا خیال ہے وہ سایہ اس دوسرے سائے سے ملاقات کرنے کے لیے نکلا تھا۔" انسپکٹر جمشید بڑبڑائے۔

"آخر اس گھر میں ہو کیا رہا ہے۔"

"اب میں کچھ کچھ سمجھنے لگا ہوں۔ ہمیں پہلے تو پھاٹک کو اندر سے اس طرح بند کرنا ہے کہ کوئی فرار ہونے کی کوشش نہ کر سکے اور پھر تمام کمروں کی کھڑکیوں سے لگ کر اندر ہونے والی گفتگو سننے کی کوشش کرنی ہے۔ نقاب پوش کا اگر اس گھر میں کوئی ساتھی بھی ہے تو وہ اس کے ساتھ کوئی بات کیے بغیر نہیں سوئے گا اور یہ کام بھی ہمیں تقسیم کر کے کرنا ہے، تاکہ ایک ہی وقت میں چار کھڑکیاں چیک ہو سکیں۔"

تھوڑی دیر بعد وہ کھڑکیوں کے ساتھ کان لگا لگا کر اندر ہونے والی کوئی گفتگو سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ فاروق کے حصے میں مریم بیگم کے کمرے کی کھڑکی آئی۔ محمود نے روزی اور زیب عالم کے کمرے کی کھڑکی سے کان لگا دیے۔ انسپکٹر جمشید احسان ریاضی کی کھڑکی سے جا لگے اور فرزانہ نے فوقیہ احسان کی کھڑکی سے کان لگانے

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

کے بعد اوپر والی منزل کا رُخ کیا اور روفی کے کمرے کی کھڑکی سے جا لگی— اس نے ایک سلاخ پر ہاتھ جما دیا، لیکن دوسرے ہی لمحے وہ حیران رہ گئی— سلاخ اُسے اپنی جگہ سے سرکتی محسوس ہوئی تھی اس نے سلاخ کو گھمایا تو وہ گھوم گئی، پھر تھوڑا سا اوپر اٹھا کر باہر کھینچا۔ دوسرے ہی لمحے سلاخ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس کی حیرت کا کوئی ٹھکانا نہ رہا— اس نے دوسری سلاخ کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا، دوسری سلاخ بھی نکل آئی— یہاں تک کہ پانچ سلاخیں اسی طرح نکل کر اس کے ہاتھوں میں آگئیں اور کھڑکی میں اتنا خلا پیدا ہو گیا کہ ایک آدمی اس میں سے آسانی سے گزر سکتا تھا۔ ابھی وہ حیران اور پریشان کھڑی تھی کہ اس نے اپنے والد اور بھائیوں کو اوپر آتے دیکھا— سلاخیں اس کے ہاتھ میں دیکھ کر فاروق مسکرا اُٹھا اور بولا:

"کیا اب لوہے کا کاروبار کرنے کا ارادہ ہے" فرزانہ نے کوئی جواب نہیں دیا— انسپکٹر جمشید کی نظریں کھڑکی پر پڑیں اور پھر ان کا منہ بھی حیرت سے کھل گیا— وہ حیران ہو کر بولے:

"یہ کیا ہے فرزانہ؟"

"سلاخیں کھڑکی کی چوکھٹ میں سے نہایت آسانی سے نکل آئی ہیں۔ میں نے ایک سلاخ کو ہاتھ لگا دیا تھا، وہ سرکتی نظر آئی؛ چنانچہ میں نے انہیں باری باری نکال لیا"



"اوہ" ان کے منہ سے نکلا، پھر بولے: "خیر، فی الحال تو انہیں واپس لگا دو، ہم صبح دیکھیں گے کہ ماجرا کیا ہے؟"

○

دوسری صبح سب لوگ ناشتے کی میز پر موجود تھے۔ سب انسپکٹر بھی آگیا تھا اور اس نے لفافہ انسپکٹر جمشید کو لوٹا دیا تھا— لفافہ لے کر وہ تھوڑی دیر کے لیے اپنے کمرے میں گئے تھے اور پھر واپس آگئے تھے— سب لوگ بار بار ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سب انسپکٹر راکا کو بھی اپنے ساتھ واپس لے آیا تھا— اُسے بھی ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا تھا— اسی وقت ڈاکٹر صاحب آتے نظر آئے— انہوں نے پرسکون آواز میں کہا:

"سلام ریاضی صاحب کی حالت اب بالکل ٹھیک ہے۔ خطرے والی اب کوئی بات نہیں اور وہ بھی ناشتے کی میز پر آنا چاہتے ہیں۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں"

"جی نہیں، آپ شوق سے انہیں لے آئیے— آپ بھی یہیں تشریف رکھیے، وکیل صاحب تو پہلے ہی موجود ہیں"

ناشتے سے فارغ ہو کر انسپکٹر جمشید نے ڈرامائی انداز میں کہنا شروع کیا:

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"آج سے تقریباً ایک سال پہلے سلام ریاضی صاحب کو دل کا دورہ پڑا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کا علاج تجویز کرنے کے ساتھ گھر والوں کو کچھ ہدایات بھی دی تھیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ سلام صاحب کو ہر قسم کی پریشانی سے دُور رکھا جائے۔ کوئی خوف اور ڈر یا غم ان کے لیے بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ یہ ہدایات سب نے ذہن نشین کر لیں، لیکن گھر کے ایک فرد نے انہی ہدایات کو ایک اور ہی مقصد کے لیے ذہن نشین کیا۔ وہ چاہتا تھا، کسی طرح سلام ریاضی کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ کیونکہ اسے دولت کی بہت ضرورت تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس نے اپنا پروگرام شروع کر دیا۔ اس نے گھر میں ایک نقاب پوش کا رُوپ دھارا اور سلام ریاضی صاحب کے سامنے پستول لیے جا دھمکا۔ انہیں ڈرایا دھمکایا اور کمرے سے نکل گیا۔ اسی طرح وہ گھر کے دوسرے افراد کے سامنے بھی آیا اور یہی کہا، تاکہ کوئی یہ نہ سمجھ سکے کہ وہ چاہتا کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ سلام ریاضی صاحب کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ ہلاک کرنے کے لیے اس نے یہ انوکھا طریقہ سوچا تھا۔ سلام ریاضی اس روز روز کے اپنے گھر کے نقاب پوش سے بہت پریشان ہو گئے۔ وہ میرے اور میرے بچوں کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔ ہمارے بارے میں اخبارات میں پڑھتے رہتے تھے۔ یہ شوق ان کے بیٹے روفی کو بھی تھا۔ باقی لوگوں کو



ان کے اس شوق سے چڑ تھی۔ خیر، یہ میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنی پریشانی مجھے بتائی۔ اس وقت میں یہ سمجھا تھا کہ کوئی ان سے مذاق کر رہا ہے۔ پھر میں نے ان کا کارڈ دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو بہت مشہور ہستی ہیں۔ انہوں نے تو ملک کے لیے بہت قربانیاں دی ہیں؛ چنانچہ میں نے یہی فیصلہ کیا کہ یہاں آ کر حالات کا جائزہ لے لوں؛ چنانچہ ہم یہاں آ گئے۔ نقاب پوش کا سراغ لگانے کی بہتیری کوشش کی، لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ نہ ہی سیاہ لباس مل سکا۔ حیرت یہی تھی کہ نقاب پوش سیاہ لباس کہاں چھپاتا ہے۔ ہم نے کوٹھی کا ایک ایک کمرہ دیکھ ڈالا۔ خالی کمرے بھی دیکھے، لیکن سیاہ لباس کہیں نہ ملا۔ نہ کوئی اور سراغ مل سکا۔ سلام صاحب کے ملازم عظیم نے عجیب و غریب باتیں کی تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ گھر کے سب لوگ سلام صاحب کی دولت کے خواب دیکھ رہے ہیں، لیکن مجھے ایسی بھی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ یہ شاید اس کے اپنے خیالات اور محسوسات تھے۔ ہاں گھر میں ایک شخص نادر کریم ضرور ایسے ہیں جنہوں نے یہ کہا کہ وہ اپنے ماموں کی موت کے خواہش مند ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ کب وہ مریں اور کب انہیں ان کا حصہ ملے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کے ماموں ان کے خیالات سے واقف ہیں۔ لہذا سب سے پہلے جو شخص شک کی زد میں آیا، وہ یہی تھے، لیکن

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ان کے کمرے سے بھی ہمیں سیاہ لباس نہیں مل سکا۔

احسان ریاضی صاحب کے کمرے کی دیوار پر نقاب پوش نے گولی چلائی تھی اور پھر احسان صاحب کو پستول دکھاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا — ہم نے جب دیوار کا جائزہ لیا، تو اس میں سے گولی بھی برآمد کر لی ؛ چنانچہ اس بات پر یقین کرنا پڑا کہ گھر میں واقعی کوئی شخص نقاب پوش کا رول ادا کر رہا ہے اور یہ کہ اس کے پاس ایک اصلی پستول بھی ہے، یہ بات بہت خطرناک تھی، کیونکہ وہ اپنی سکیم کو فیل ہوتے دیکھ کر اس پستول سے بھی سلام ریاضی کو ختم کر سکتا تھا اور پھر اچانک سلام ریاضی صاحب کو دل کا دورہ پڑ گیا — ڈاکٹر صاحب اور وکیل صاحب کو بلا لیا گیا۔ ان حضرات نے رات سلام صاحب کے کمرے میں گزارنے کا فیصلہ کیا۔ ادھر ہم اپنی تفتیش کے گھوڑے دوڑا رہے تھے، لیکن کوئی بات نہیں بن رہی تھی — آخر ہم نے رات کے وقت نگرانی کرنے کا فیصلہ کیا — آدھی رات کے قریب تاریک برآمدے میں ایک سایہ نظر آیا — کسی نے بلب کو فیوز کر دیا تھا اور شاید اسی لیے فیوز کیا گیا تھا کہ رات کی تاریکی میں کوئی اُسے کمرے سے نکلتے نہ دیکھ سکے — اوپر والی منزل کے برآمدے میں بلب لگایا ہی نہیں گیا تھا۔

ہم نے سائے کو جو للکارا، وہ نیچے گر گیا اور فوراً ہی غائب



ہو گیا، اس کے ایک آدھ منٹ بعد ہی ایک سائے کو پھاٹک کھول کر اندر آتے دیکھا گیا۔ اس پر محمود، فاروق اور فرزانہ ٹوٹ پڑے اور اسے قابو میں کر لیا — بعد میں انسپکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ راکا ہے، مشہور بلیک میلر۔ اس گھر میں ایک بلیک میلر کے داخلے کی وجہ میری سمجھ میں فوراً ہی آ گئی۔ اس گھر کے ایک فرد کو اس بلیک میلر نے بُری طرح تنگ کر رکھا ہے ؛ لہٰذا وہ چاہتا ہے، کہ کسی طرح اسے ایک ہی بار اکٹھی دولت دے کر اس کا منہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے، لیکن مسٹر بلیک میلر زبان کھولنے کے لیے تیار نظر نہیں آتے تھے — یہ، یہ کہہ کر ہمیں دھوکا دینے کی کوشش میں تھے کہ یہ چوری کرنے کی غرض سے کوٹھی میں داخل ہوئے تھے، لیکن عظیم نے پھاٹک اندر سے بند کر دیا تھا اور راکا کو پھاٹک کھلا ملا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ کسی نے اس کے لیے پھاٹک کھول دیا تھا۔ سب سے پہلے تو مجھے عظیم پر ہی شک ہوا کہ کہیں اس نے جان بوجھ کر پھاٹک بند ہی نہ کیا ہو اور بیان یہ دے رہا ہو کہ پھاٹک بند کر دیا گیا تھا، لیکن سائے کا رُخ ملازمین کے کوارٹرز کی طرف نہیں تھا، وہ تو نچلی منزل کے کمروں میں سے کسی ایک کمرے کی کھڑکی تک جانا چاہتا تھا۔ اگر میرے بچے جلد بازی سے کام نہ لیتے تو اسی وقت ہم یہ معلوم کر چکے تھے کہ دراصل چکر کیا ہے — خیر، راکا کو پکڑ لیا گیا، جونہی راکا کو

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ہوش آیا۔ اس نے سب پر ایک نظر ڈالی اور سمجھ گیا کہ وہ پکڑا گیا
ہے؛ لہذا اس نے کہا کہ چوری کرنے کی نیت سے اندر گھسا تھا۔
لیکن ہم اس کی یہ بات اس صورت میں درست مان سکتے تھے،
جب پھاٹک کھلا نہ ملتا۔۔ خیر، اس کی گرفتاری کے بعد اور سب
لوگوں کے اپنے اپنے کمروں میں چلے جانے کے بعد ہم نے ایک بار
پھر کھڑکیوں کے ذریعے کسی کمرے میں ہونے والی کوئی گفتگو سننے
کی کوشش کی، کیونکہ نقاب پوش کا سراغ مل ہی نہیں رہا تھا۔
گفتگو تو کوئی نہ سنائی دی؛ البتہ ایک عجیب بات ضرور معلوم ہوئی۔
اور وہ یہ کہ مسٹر روفی کے کمرے کی کھڑکی کی پانچ سلاخیں بس
یوں ہی اٹکائی ہوئی تھیں، جو ہاتھ لگاتے ہی نکل آتی ہیں۔" انسپکٹر
جمشید کہتے کہتے رُک گئے۔

"کیا مطلب؟" سب لوگ ایک ساتھ چلّا اُٹھے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" روفی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔۔



# انجام کار

چند لمحوں کے لیے گہری خاموشی چھا گئی، ہر کوئی انسپکٹر جمشید
اور روفی کو گھور رہا تھا۔۔ روفی کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا
تو دوسرا جا رہا تھا۔۔ آخر اُس نے کہا:

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

"مسٹر عظیم سے جب میں نے یہ پوچھا کہ اُن کے خیال میں نقاب
پوش کون ہو سکتا ہے تو انہوں نے بے دھڑک کہا تھا کہ نقاب
پوش روفی کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا اور اب آپ کے کمرے
کی کھڑکی کی اکھڑی ہوئی سلاخیں عظیم کی بات کی گواہی دے رہی
ہیں۔"

"اکھڑی ہوئی سلاخیں؟" چند آوازیں اُبھریں۔۔

"ہاں، چلیے اُوپر۔۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں۔"

"نہیں نہیں، میرا بیٹا ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ نقاب پوش نہیں
ہو سکتا۔۔ انسپکٹر صاحب، آپ کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہے۔"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"پہلے اوپر چل کر دیکھ لیں ۔"

وہ سب اوپر والی منزل پر آئے ۔ انسپکٹر جمشید نے سلاخیں نکال کر انہیں دکھائیں ۔ ان کے نچلے سروں کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ انہیں آری سے کاٹا گیا تھا ۔ فوراً ہی انہیں گودام میں پڑی ہوئی لوہا کاٹنے والی آری کا خیال آیا ۔

" فاروق ، محمود ، گودام میں سے وہ آری تو نکال لاؤ ، لیکن خیال رہے ، اس پر کسی کی انگلیوں کے نشانات بھی ہوسکتے ہیں ۔"

" جی بہتر ۔" انھوں نے کہا اور عظیم سے چابیاں لے کر چلے گئے ۔

" خدایا ، یہ کیا چکر ہے ؟"

" آخر سلاخیں کاٹنے سے میرا کیا مطلب تھا ؟"

" نقاب پوش کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے آنے جانے کا خفیہ راستہ ہو ۔ آپ کمرے کے دروازے پر تالا لگا کر بھی کمرے کے اندر جا سکتے ہیں اور دوسرے تالا لگا دیکھ کر یہی خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں ہے یا کوئی داخل نہیں ہوا ہے ، جب کہ آپ نقاب پوش بن کر کسی کو ڈرا کر فوراً اپنے کمرے میں پہنچ سکتے ہیں ۔ کون شک کرے گا کہ نقاب پوش اس کمرے میں موجود ہے ۔ سب یہی خیال کریں گے کہ روفی تو اس وقت گھر میں ہی نہیں ہے ؛ لہٰذا وہ نقاب پوش نہیں ہوسکتا ۔"



" نہیں نہیں ، یہ نہیں ہوسکتا ۔ میرا بیٹا میری جان کا دشمن نہیں ہوسکتا ۔"

" جان کا دشمن ہونے کی بڑی زبردست وجہ بھی عظیم صاحب نے بتائی تھی ۔ یہ کہ آپ نے روفی کی والدہ کے مرنے کے بعد دوسری شادی کی اور اس طرح انہیں نہ صرف سوتیلی ماں کو ، بلکہ سوتیلے بھائی اور بہن کو بھی برداشت کرنا پڑا ۔"

" ہاں یہ ٹھیک ہے ، لیکن اس کے باوجود میں اپنے باپ کی موت کی خواہش کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا ۔ مجھے ان سے بے پناہ محبت ہے ۔" روفی نے جلدی جلدی کہا ، پھر چونک کر بولا :

" اور پھر اگر میں ہی نقاب پوش ہوں تو آخر میں وہ سیاہ لباس کہاں چھپا کر رکھتا ہوں ۔"

" لباس بھی ہم ضرور برآمد کر لیں گے ، آپ فکر نہ کریں ۔" انسپکٹر جمشید مسکرائے ۔

اتنے میں محمود اور فاروق آری لے کر آ پہنچے ۔ انھوں نے آری کو پھل کی طرف سے پکڑ رکھا تھا ۔

" انسپکٹر صاحب اس آری کو اپنے قبضے میں لے لیجیے ۔ شاید اس کے دستے پر انگلیوں کے نشانات ہوں ۔ ان سلاخوں کو اس آری سے ہی کاٹا گیا ہے ۔"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

"لیکن یہ سلاخیں میں نے نہیں کاٹیں۔" روفی نے چلا کر کہا۔
"آئیے ڈرائنگ روم میں چلیں — اطمینان سے بیٹھ کر بات کریں گے۔"
سب لوگ نیچے آ گئے۔ انسپکٹر جمشید نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا:
"سیاہ رنگ کے کپڑوں کا ایک جوڑا مجھے مریم بیگم کے کمرے سے ملا تھا، یہ ان کی کپڑوں کی الماری میں تھا — اب اگر نقاب پوش روفی نہیں ہیں اور مریم بیگم ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سلاخیں انھوں نے کاٹی تھیں، تاکہ جب پولیس تفتیش کرے تو کٹی ہوئی سلاخیں دیکھ کر روفی کو گرفتار کرلے۔" انسپکٹر جمشید مریم بیگم کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے بولے۔
"یہ غلط ہے، نقاب پوش سیاہ قمیص اور سیاہ شلوار نہیں پہنے ہوئے ہوتا — وہ تو سیاہ رنگ کا ایک لبادہ سا اوڑھے ہوتے ہوتا ہے۔" مریم بیگم نے بلند آواز میں کہا۔
"ہاں، یہ ٹھیک ہے — میں بھی اسے دیکھ چکا ہوں۔" احسان ریاضی نے کہا۔
"اور میں تو اسے کئی بار دیکھ چکا ہوں — بس وہ ایک چادر سی لپیٹے ہوتا ہے۔" سلام ریاضی نے ان کی تائید کی —
"یہی تو مصیبت ہے کہ ابھی تک ہمیں وہ لبادہ بھی نہیں ملا۔



سیاہ رنگ کے دو کپڑے ہی مل سکے ہیں۔" وہ بولے —
"آخر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" سلام ریاضی نے بے چین ہو کر کہا —
"میں نے رات سب انسپکٹر صاحب کو ایک لفافہ دیا تھا۔ اس میں میں نے اس گھر کے ایک فرد کی ایک تصویر رکھی تھی اور یہ ہدایت لکھی تھی کہ اس تصویر والے شخص سے داکا سے تعلقات معلوم کرنے کی کوشش کی جائے — سب انسپکٹر صاحب نے بہت کوشش کی اور آخر کار یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو ہی گئے کہ تصویر والے شخص کے تعلقات داکا سے کسی زمانے میں تھے۔" انھوں نے پُراسرار انداز میں کہا —
"لیکن آپ نے کسی ایک شخص کی تصویر کس طرح دے دی۔ اگر آپ کو یہ بات معلوم کرانا تھی تو گھر کے سب لوگوں کی تصویریں کیوں نہ دیں۔" سلام ریاضی نے اعتراض کیا —
"اس لیے کہ جب داکا نے ہوش میں آ کر آنکھیں کھولیں تو اس نے سب کی طرف دیکھا تھا — اس وقت میں بھی اسے بغور دیکھ رہا تھا — میں نے دیکھا گھر کے ایک فرد نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارہ کیا تھا — وہ اشارہ میں نے بھانپ لیا تھا؛ چنانچہ میں ڈرائنگ روم سے نکل کر اس شخص کے کمرے میں گیا۔ وہاں میں آتش دان پر اس کی ایک تصویر دیکھ چکا تھا۔ میں وہ

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

تصویر اٹھا لایا اور لفافے میں بند کر کے سب انسپکٹر صاحب کو دے دی — اب انسپکٹر صاحب یہ رپورٹ لائے ہیں کہ تصویر والے شخص کے راکا سے تعلقات رہے ہیں — لہٰذا یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وہی شخص نقاب پوش بنا رہا ہے، تاکہ کسی طرح سلام ریاضی صاحب دل کے دورے کا شکار ہو جائیں اور اسے اس کا حصہ مل جائے، تاکہ وہ راکا کا منہ بند کر سکے — دراصل بات یہ ہے جناب کہ ....،، کہتے کہتے انسپکٹر جمشید رک گئے — ان سب کی بے چینی عروج کو پہنچ گئی — ان کا جی چاہا — انسپکٹر جمشید جو کچھ کہنا چاہتے ہیں، فوراً کہہ دیں، لیکن وہ تو شاید سب کی بے چینی سے لطف لے رہے تھے —

"آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں، کہہ کیوں نہیں دیتے ؟"

"بات دراصل یہ ہے کہ فوقیہ احسان صاحبہ کسی زمانے میں ایک سمگلر تھی — اس سلسلے میں راکا سے بھی ان کے تعلقات تھے — راکا اس کاروبار میں ان کا شریک تھا، لیکن پھر فوقیہ صاحبہ کی ملاقات کسی طرح احسان صاحب سے ہو گئی اور احسان صاحب نے ان سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ؛ چنانچہ جب راکا کسی دوسرے شہر گیا ہوا تھا تو دونوں نے شادی کر لی —

فوقیہ صاحبہ دراصل جرائم سے تنگ آ چکی تھیں اور شریفانہ زندگی کے خواب دیکھ رہی تھیں کہ احسان صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ راکا جب دوسرے شہر سے واپس آیا تو اس نے اپنی ساتھی کو غائب پایا۔ یہ انہیں سارے شہر میں تلاش کرتا پھرا اور آخر ایک دن اس نے انہیں احسان صاحب کے ساتھ کہیں جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ بس یہ پیچھے پڑ گیا — فون پر انہیں دھمکی دی کہ ان کا راز احسان صاحب کو بتا دیا جائے گا ؛ چنانچہ اس طرح بلیک میلنگ کا چکر شروع ہوا۔ فوقیہ صاحبہ راکا کو رقموں پر رقمیں دیتی رہیں — پھر ایک دن سلام ریاضی صاحب پر دل کا دورہ پڑا — یہ خبر کسی طرح راکا تک پہنچ گئی — اس کے ذہن میں ایک شیطانی منصوبے نے جنم لیا — اس نے فوقیہ صاحبہ کو مجبور کیا کہ وہ ایک نقاب پوش کا روپ دھاریں — اس غرض کے لیے اس نے انہیں ایک پستول بھی لا کر دیا — یہ مطالبات ماننے پر مجبور تھیں ؛ ورنہ انہیں اپنے شوہر سے الگ ہونا پڑتا اور پھر جرائم کی دنیا میں جانا پڑتا ؛ چنانچہ اس طرح اس گھر میں ایک نقاب پوش نے جنم لیا — یہ صرف راکا کی ہدایات پر عمل کرتی رہیں — اسی کی ہدایت پر انہوں نے روفی صاحب کی کھڑکی کی سلاخیں کاٹ دیں، تاکہ شک روفی پر کیا جائے اور شاید یہ کام انہوں نے کسی ایسے دن کیا ہوگا، جبکہ گھر کے باقی لوگ کسی تقریب میں گئے ہوں گے اور یہ کسی بہانے سے یہاں رک گئی ہوں گی۔" یہاں تک کہہ کر انسپکٹر جمشید خاموش ہو گئے۔

لمحے گزرتے چلے گئے، لیکن کسی کے منہ سے کوئی لفظ نہ نکل سکا۔

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ہر کوئی گویا سوچ کے سمندر میں اتر گیا تھا — گھریلو نقاب پوش کا پتا چل گیا تھا —

فوقیہ نے انسپکٹر جمشید کی بات جھٹلائی نہیں تھی، بس ساکت بیٹھی رہ گئی تھی — یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ انھوں نے یہ سب کس کے کہنے پر کیا تھا — اب ہر کوئی سوچ میں غرق تھا۔ آخر محمود کی آواز ابھری :

"لیکن ابا جان وہ لبادہ کہاں گیا جو یہ استعمال کرتی رہی ہیں۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ یہ مجرمانہ زندگی گزارتی رہی ہیں ؛ لہذا چاق و چوبند اور پھرتیلی تو یہ ضرور ہوں گی اور اسی پھرتی سے کام لے کر، نقاب پوش بن کر کسی کے سامنے نمودار ہوتی ہوں گی اور پھر غائب ہو جاتی ہوں گی — لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہ اس لبادے کو کہاں چھپاتی ہوں گی —"

"اس سوال نے ہمیں بہت چکرایا ہے، لیکن آخر کار میں نے یہ جان لیا کہ یہ لبادہ کہاں چھپاتی ہیں ۔" انسپکٹر جمشید نے پر سکون لہجے میں کہا —

"ویری گڈ، تو آپ نے یہ بات معلوم کر لی ۔"

"ہاں، دراصل یہ اس لبادے کو کہیں چھپاتی ہی نہیں —"

"کیا مطلب ؟" وہ سب ایک ساتھ بولے ۔

"یہ اس لبادے کو عام طور پر اوڑھے رہتی ہیں۔ اس وقت



بھی لبادہ سرخ چادر کی صورت میں ان کے جسم پر ہے ۔" انھوں نے مسکرا کر کہا —

"کیا مطلب ؟ یہ تو سرخ چادر ہے —" سلام ریاضی نے حیران ہو کر کہا —

"جی ہاں، لیکن یہ چادر لحاف کے طور پر بنی ہوئی ہے، اندر سے یہ سیاہ ہے۔ مطلب یہ کہ یہ ڈبل کپڑے کی چادر ہے، اگر اسے الٹ لیا جائے تو اندر سے سیاہ چادر نکل آئے گی اور یہ سیاہ لبادہ نقاب پوش کے کام آتا رہا ہے، کیا آپ یہ چادر دکھانا پسند کریں گی —"

زرد پڑتی رنگت والی فوقیہ نے چادر چپ چاپ اتار کر ان کے حوالے کر دی، انھوں نے اُسے الٹ دیا — سب نے دیکھا کہ اب ایک سیاہ چادر ان کے ہاتھوں میں تھی۔ وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ آخر تھوڑی دیر بعد احسان صاحب بولے :

"سوال یہ ہے کہ میری بیوی اب قانون کی نظر میں مجرم ہے یا نہیں —"

"اس کوٹھی میں انھوں نے جو کچھ کیا، وہ دباؤ کے تحت کیا — اس سے پہلے یہ جو جرائم کرتی رہی ہیں، اس کے ثبوت پولیس کے پاس موجود ہیں ؛ لہذا عدالت ہی یہ فیصلہ کرے گی کہ یہ کس قدر سزا کی حقدار ہیں — اور اب ہمیں اجازت —"

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

یہ کہتے ہوئے انسپکٹر جمشید اُٹھ کر کھڑے ہوگئے ۔ محمود، فاروق اور فرزانہ نے ان کا ساتھ دیا۔ باہر ان کی جیپ تیار تھی ۔



## آئندہ ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز ۵۲

# لنگڑی سازش

مصنف : اشتیاق احمد

- دو مجرموں نے ایک سازش تیار کی تھی ۔
- سازش بہت ہولناک تھی اور ان کا خیال تھا کہ ہر لحاظ سے مکمل بھی ہے ۔
- لیکن ان سے ایک غلطی ہوگئی تھی ۔ ان کی غلطی نے سازش کو لنگڑا بنا دیا ۔
- محمود، فاروق اور فرزانہ قدم قدم پر نئے گل کھلاتے ہیں ۔
- اور یہ قصہ شروع ہوا تھا ظہور کی شادی سے ۔
- انسپکٹر جمشید نے مجرم کو کس طرح تلاش کیا ؟

ایک حیرت انگیز ناول !

قیمت : ۵/۵۰

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

## آیندہ ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز۔

# خونی دھواں

مصنف : اشتیاق احمد

- انھوں نے اس دفعہ پہاڑ کی سیر کا پروگرام بنایا تھا۔
- لیکن بیگم جمشید اس سیر کی سخت مخالف تھیں۔ انہیں پہاڑ کی سیر سے ہول آتا تھا۔
- جب کہ انسپکٹر جمشید کی شرط یہ تھی کہ سیر پر اس صورت میں جائیں گے، جب بیگم بھی جانے پر تیار ہوں۔
- محمود، فاروق اور فرزانہ نے انہیں کس طرح تیار کیا ؟
- پہاڑ کی سیر ان کے لیے ایک نئی اور عجیب الجھن لے کر آئی۔
- آپ کے کرداروں کے لیے قدم قدم پر بے چینیاں اور آخر میں موت کے منہ میں —

قیمت : ۵/۵۰



## آیندہ ناول کی ایک جھلک

مکتبہ اشتیاق کی دینی پیش کش متفرق سلسلہ ۲۲

# عمر ثانیؒ کی باتیں

مصنف : اشتیاق احمد

- آپ اس سلسلے کی سات کتابیں پڑھ چکے ہیں — اب آٹھویں کتاب ملاحظہ فرمائیں —
- حضرت عمر بن عبدالعزیز کی زندگی کے حیرت انگیز واقعات۔
- ان کے دور میں حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت کی مشابہت پائی گئی ؛ لہذا انہیں "عمر ثانی" کہا گیا۔
- انہیں صحابہؓ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا —
- انتہائی حیرت انگیز، جاسوسی ناولوں سے بڑھ چڑھ کر —

قیمت : ۵/۵۰

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

آئندہ ناول کی ایک جھلک

آفتاب، آصف اور فرحت اور انسپکٹر کامران مرزا سیریز ۱۴

# تیسرا رُخ

مصنف : اشتیاق احمد

- تصویر کے دو رُخ ہوتے ہیں، لیکن ایک تیسرا رُخ ملاحظہ کیجیے —
- انسپکٹر کامران مرزا تینوں بچوں کے ساتھ دشمن ملک میں —
- ایجاد کے موجد سے ان کی ملاقات کس طرح ہوئی اور کن حالات میں ؟
- قدم قدم پر خطرات —

ایک عجوبہ ناول —

قیمت : ۵/۵۰




بک سٹالوں کی دنیا میں ایک نیا نام

# نیوز پوائنٹ

- آپ کے علاقے میں ایک نیا بک سٹال، جس میں :
- مشہور مصنف اشتیاق احمد کے ناول —
- ہر قسم کے اردو انگریزی ناول —
- اخبارات، رسائل، ڈائجسٹ، بڑوں کے ناول، بچوں کے رسالے خرید فرمائیں —

اخبارات صبح سویرے فجر کے وقت دستیاب ہیں۔

نیوز پوائنٹ - رحمانیہ مارکیٹ آصف بلاک

مین روڈ - علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور


www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

# کرداروں سے سوال

اس مرتبہ مندرجہ ذیل تین کے سوالات انعامی قرار پائے۔ انہیں انعامی پیکٹ روانہ کیے جا رہے ہیں:

۱۔ عبدالماجد 7/16 5B ناظم آباد کراچی
۲۔ عرفانہ یاسین 209/15 فیڈرل بی ایریا۔ دستگیر کالونی کراچی ۳۸
۳۔ رضوان فاروقی 193۔جی ٹی روڈ، باغبان پورہ لاہور

٭٭٭

محمد فرید، حیدر آباد
س: انسپکٹر جمشید! میں نے سنا ہے کہ آپ کا چہرہ بہت خوفناک ہے۔ آپ کے سر میں دو سینگ ہیں۔ بڑی بڑی لال پیلی آنکھیں ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟
ج: میرا آپ کی برادری یعنی جنوں سے کوئی تعلق نہیں۔

محمد ناصر عباس بندھانی، کراچی
س: انکل جمشید، میں نے آپ کو اشتیاق احمد کے ساتھ پاگل خانے



میں دیکھا تھا۔ کہیں وہ آپ ہی تھے یا.....؟
ج: ارے، تو آپ بھی وہیں تھے؟

محمد اسحاق، کراچی
س: یار محمود، تم کس مصنف کے جاسوسی ناول پڑھتے ہیں؟
ج: کئی مصنفوں کے۔

کفیل احمد اختر۔ منصورہ، لاہور
س: بھیا فاروق، جب ڈاکٹر تازان زا کے آدمیوں نے آپ کے کپڑے تلاشی لینے کے لیے اتارے تو آپ نے صرف ٹھنڈ محسوس کی تھی یا شرم بھی؟
ج: دونوں۔

عبدالماجد، کراچی (انعامی سوال)
س: محترم اشتیاق احمد (اصلی اشتیاق احمد، نقلی نہیں) کیا آپ صرف اپنے جاننے والوں کو ہی انعامات دیتے ہیں؟
ج: لیکن آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ اصلی اشتیاق احمد سے مخاطب ہیں؟

عرفانہ یاسین، کراچی (انعامی سوال)
س: جمشید انکل، پہلے زمانے میں بادشاہ کسی شخص کی خواہش پر اسے ایک دن کی بادشاہت دے دیتے تھے۔ کیا آپ مجھے ایک دن کے لیے انسپکٹر جمشید بننے دیں گے؟

www.urdufanz.com------ www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me

ج : میری طرف سے تو آپ کو ساری عمر کے لیے یہ نام اور کام مبارک ہو۔

عبدالرحمٰن لونگ، راولپنڈی

س : انکل کامران مرزا، کیا بات ہے۔ اشتیاق احمد آپ کے کارناموں کی بجائے انسپکٹر جمشید کے کارنامے زیادہ لکھتے ہیں۔

ج : نصیب اپنا اپنا۔

گوہرین، حنا، عرفانہ

س : انکل اشتیاق، انسپکٹر جمشید کی آنکھوں میں آنسو کتنی بار نکل چکے ہیں، لیکن اس کے باوجود آپ نے کتنی مرتبہ لکھا ہے کہ انسپکٹر جمشید کی زندگی میں پہلی دفعہ آنکھوں سے آنسو نکلے ہیں۔

ج : اگر میں نے ایسا لکھا ہے تو غلط لکھا ہے، لیکن آپ کو بطور رشوت چند ناولوں کے نام اور صفحہ نمبر لکھ دینے چاہییں تھے۔

آصف اقبال عرف التانیو

س : انسپکٹر جمشید صاحب، آپ ایسے چھلانگ لگاتے ہیں، جیسے آپ کے پر نکل آئے ہوں۔ ذرا گن کر بتائیے، آپ کے کتنے پر ہیں؟

ج : ایک بھی نہیں۔

رضوان فاروقی۔ باغبانپورہ، لاہور (انعامی سوال)

www.urdufanz.com------- www.facebook.com/Ishtiaq ahmad novels scan by me